یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شایع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۰ روپے
روساء و جاگیرداران سے ۵ روپے ۸ آنے
عام خریداران سے ۲ روپے ۸ آنے
ششماہی
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۶ پنس
ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

اخبار اہلحدیث

امرتسر

اپس حدیث مصطفیٰ ... ملک و ستن ... کلام امر ائمہ معظم ...

... کہا کہ اصل دین ... ماکول حدیث کیا ہے در وانہ ... مصطفیٰ

نمبر ۸ جلد ۱۲

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔ اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہو سکیں گے۔

امرتسر ۔ مورخہ ۷ صفر المظفر ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۵ / دسمبر ۱۹۱۴ء یوم جمعہ

امرتسر میں میونسپل الیکشن

قابل توجہ گورنمنٹ پنجاب

حکومت خود اختیاری کی پہلی منزل میونسپل کمیٹیاں ہیں جو عرصہ ہوا ۔ لارڈ رپن کی فیاض گورنمنٹ نے ولیسوں کے شہری انتظامات کے لئے عطا کی تھیں ۔ لارڈ موصوف نے اس تجویز میں جو دلیسوں پر احسان کیا تھا ۔ علم سیاست کے جاننے والوں سے مخفی نہیں مگر آج تک ہم نے اس میں کہاں تک ترقی کی ۔ اس کے ثبوت کے لئے ہماری میونسپل کمیٹیوں میں لائق ممبروں کا وجود کافی دلیل ہے ۔ نہ ان ممبروں میں کافی تعداد علمدار ممبروں کی ہوتی ہے ۔ نہ صاحب الرائے معاملہ فہم ۔ بلکہ بہت سے ایسے ہوتے ہیں ۔ جن کو اردو تو اور میونسپلٹی کے قواعد کا بھی پتہ نہیں ہوتا ۔ اس لئے بسا اوقات رائے دینے میں کچھ کا کچھ کہہ جاتے ہیں

گورنمنٹ نے لوکل سلف اس لئے دیا تھا ۔ کہ رعایا کے لوگوں کو ممبران کے انتخاب کی قابلیت پیدا ہو مگر ان کی قابلیت کا حال یہ ہے ۔ کہ سالہا سال سے امرتسر میں انتخاب ہی نہیں ہوتا ۔ پھر کیا ہوتا ہے ؟ صرف یہ کہ دو طرفوں کو پرچے تقسیم ہوتے ہیں ۔ تو امیدواروں کی طرف سے ان پر مختلف قسم کے طریقوں سے دباؤ ڈالکر پرچے وصول کر لئے جاتے ہیں جو مجلس میں ایک جگہ شمار کر کے باہمی حساب سے ممبران آپ ہی منتخب ہو کر رپورٹ کر دیتے ہیں ۔ جسکو حکام بھی اپنے آرام کی خاطر جائز جانکر منظوری دیدیتے ہیں ۔ یہ ہے امرتسر کے سالہا سال کے الیکشن (انتخاب) کی صورت کیا لارڈ رپن کا منشاء یہی تھا ؟ ہرگز نہیں افسوس ہوتا ہے ۔ کہ امرتسر کے بیدار مغز ڈپٹی کمشنر مسٹر کنگ نے اس کی کچھ اصلاح کی ہے

یعنے یہ قانون بنایا ہے ۔ کہ پرچے قبل از وقت نہ ملا کریں ۔ بلکہ ٹھیک اسی روز ملا کریں ۔ جو رائے دینے کا دن ہو ۔ جس کی صورت یہ ہے ۔ کہ ادھر لیں اور اندر ہی دوسری طرف دیکر باہر نکل جاویں ۔ اس اصلاح سے وہ خرابی تو امید ہے رک جاویگی ۔ مگر ابھی امرتسر کے الیکشن میں ایک بڑی بھاری خرابی ہے جس کی طرف ہم صاحب ڈپٹی کمشنر کو اور گورنمنٹ کو توجہ دلاتے ہیں ۔

پنجاب کے شہروں میں انتخاب کے طریقے مختلف ہیں امرتسر میں یہ طریقہ ہے ۔ کہ ہندو ۔ ہندو کو اور مسلمان مسلمان کو ممبر منتخب کرے ۔ بہت اچھا مگر یہ دستور قابل اصلاح ہے ۔ کہ ایک ممبر کو سارے شہر کے رائے دہندہ ووٹ دے سکتے ہیں ۔ اس میں امیدواروں اور رائے دہندہ لوگوں کو تکلیف ہے ۔ سب سے پہلے ہم رائے دہندوں کی تکلیف کا ذکر کرتے ہیں ایک رائے دہندہ پر سارے امیدوار زور ڈالکر

سیرۃ الفاروق ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سوانحعمری مولفہ مولانا شبلی

AsliAhleSunnet.com

اوسکو پریشان کر دیتے ہیں۔ اوس کی مثال بالکل
اس شعر کی مصداق ہوتی ہے ؎

گلہ کس کس کو دوں دل میں ترے ہاتھوں سے اے قاتل
کماں کو۔ چھری کو۔ بانک کو۔ خنجر کو پیکاں کو

انتخاب کے بعد رائے دہندگان کو کوئی کام ہو تو کسی خاص ممبر سے اپنا تعلق نہیں پاتے۔ کہ اوسکو اپنی تکلیف سنائیں ممبران کو یہ تکلیف ہوتی ہے۔ کہ سارے شہر کے رائے دہندگان سے ملنا اور کہنا پڑتا ہے۔ لہذا انتخاب جب ممبر بنتے ہیں۔ تو تمام شہر کے رائے دہندگان ان پر اپنا استحقاق جتاتے ہیں۔ کسی کی طرف توجہ نہ کریں تو انکی بدنامی ہوتی ہے۔ غرض وہی ہوتا ہے۔ جو اتنے بڑے تعلق کی صورت میں ہوتا ہے۔

ان وجوہات کی بناء پر امرتسر کے الیکشن کا انتظام بھی مثل لاہور وغیرہ شہروں کے کر دیا جاوے کہ شہر کے چند حصے کئے جاویں۔ ہر حصے میں اوسی کے مطابق ممبر ہو سکیں۔ مثلاً آٹھ ممبر ہوتے ہیں۔ تو شہر کے آٹھ حصے کر کے ہر ایک حصہ سے ایک ممبر لیا جاوے جو امیدوار اوس حصے کی طرف سے منتخب ہو۔ اوس حصے کا ممبر سمجھا جاوے۔ اس میں رائے دہندگان کو بھی آسانی ہے اور ممبران کی ذمہ داریاں بھی وسیع نہیں ہونگی

مسٹر کنگ جیسے بیدار مغز ڈپٹی کمشنر سے امید ہے کہ اس خرابی کی طرف بھی توجہ کرینگے۔

اسی طرح امیدواروں اور رائے دہندوں کی حیثیت کا قانون بھی قابل ترمیم ولائق اصلاح ہے۔ جس کی بابت ہم نئے قانون (جو ابھی تک شائع نہیں ہوئے) دیکھکر مناسب عرض کریں گے۔

دعوے نبوت و مہدی آخر الزمان (یعنی جھوٹے مرزا قادیانی کے علاوہ محمد علی بابی و بہائی نے بھی شد و مد سے کیا تھا اور صبح ازل بھی نئی خوانی شامل ہو رہے ہیں۔ اگر اس مذہب پر کسی صاحب نے کچھ لکھا ہو یا کسی صاحب کو معلوم ہو۔ تو بذریعہ اخبار اہلحدیث مطلع فرما دیں

(صوفی خریدار اخبار)

قادیانی مشن

خواجہ کمال الدین کی آمد پر قادیان میں سناٹا

مرزائی جماعت میں خواجہ کمال الدین صاحب ایک خاص شخصیت رکھتے ہیں۔ ایک زمانہ تھا۔ کہ قادیانی جماعت اس بات کا فخر کیا کرتی تھی کہ ہمارے لیکچرار جب تقریر کرتے ہیں۔ تو انکی تقریر دلوں میں اللہ تعالے کی طرف سے ایک خاص تاثیر ہوتی ہے۔ جو ہمارے سلسلہ کی سچائی کی دلیل ہے۔

ان لیکچراروں میں چوٹی کے لیکچرار خواجہ کمال الدین تھے۔ ہم بھی مانتے ہیں۔ کہ خواجہ صاحب اچھے لیکچرار ہیں۔ گو ہم اس بات کے قائل نہیں ہیں۔ کہ آپ بے مثل ہیں۔

خواجہ صاحب کی لیکچراری سے بڑھکر اون کی وہ خدمات ہیں۔ جو انہوں نے ولایت میں اشاعت اسلام کے متعلق کی ہیں جنکا ہم کو بھی بحیثیت پنجابی ہونے کے فخر کرنا چاہئے۔ مگر باوجود اس بے مثال خدمت کے خواجہ صاحب عرصہ تین سال کے بعد جب لاہور آئے۔ اور آتے ہی اوسی روز آپ کا لیکچر ہوا۔ جس وقت وہ لیکچر دے رہے تھے۔ قادیانی پارٹی کی طرف سے جلسہ گاہ کے باہر ایک اشتہار تقسیم ہو رہا تھا۔ جس کا مشتہر مرزا صاحب کے اثر صحبت سے الہامی ہے۔ آپنے بہت سے الہامات لکھے ہیں منجملہ خواجہ صاحب کے متعلق یہ لکھا ہے۔

"ایک رات خواب میں دیکھا۔ کہ جماعت کے بہت لوگ جمع ہیں جن میں سے چند آدمی اس پردہ میں بیٹھے دریافت کیا۔ یہ کون ہیں۔ جواب ملا۔ یہ حضرات مسیح موعود پر ایمان نہیں رکھتے۔ جیسے خواجہ صاحب کو سرے سے ہی حضرت صاحب پر ایمان نہ تھا۔"

ہمنے سمجھا۔ یہ اشتہار ایک شخصی رائے ہے قادیان کے دربار خلافت کی آواز کو سننا چاہئے۔ بعد انتظار اخبار الفضل آیا۔ تو خواجہ صاحب کے آنے یا انکی خدمات کا ذکر تک نہ پایا۔ ہاں اون کے ذکر نہ کرنے کی وجوہات میں ایک مفصل مضمون ملا۔ جو بالاختصار درج ذیل ہے۔

ہمارے تعلقات کس کے ساتھ ہوں؟ وہ کتاب حکیم جو ہماری زندگی کے لئے رہنما ہے۔ اور جو ایسا نور ہے۔ کہ جس کی روشنی میں ہم بے کھٹکے منزل سخت کو طے کر سکتے ہیں۔ اس میں ارشاد ہوتا ہے کہ لَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ کہ تم ظالموں کی طرف ذرا بھی مائل نہ ہو ورنہ تمہیں بھی وہ آگ چھو جائے گی جس میں وہ خود پڑے ہیں۔ یعنے اگر تمہارے تعلقات ان لوگوں کے ساتھ ہوں جن کے اعمال یا ایمان میں کسی قسم کی بھی ظلمت یا نقص ہے۔ تو ضرور ہے۔ کہ ان تاثیرات سے تم بھی متاثر ہو اور پھر انجام کے لحاظ سے تم ان نتائج میں شامل ہو گے جن میں وہ ظالم خود گرفتار ہونے والے ہیں پس ہماری مواکلت۔ مجالست و موانست۔ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اَوْلِيَآءُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ کے مطابق انہی سے ہونی چاہئیں۔ جو صاحب ایمان ہوں اور جو ایک دوسرے پر نیک اثر ڈالیں اور باہمی ارتباط و اتحاد سے روحانیات میں ترقی کر سکیں۔ نہ ان لوگوں سے جن کی صحبت ایک زہر کا اثر رکھتی ہے۔ اور جن سے ایک گھڑی کا تعلق بھی بہت سالہ نیکیوں کو داغدار بنا دے سکتا ہے۔ بس ہمارے بھائیوں کو چاہئے کہ وہ ہر وقت چوکس رہیں۔ اور اپنے گرد و پیش کے حالات پر نظر ثانی کرتے رہیں۔ تا ایسا نہ ہو کہ وہ اپنے لئے کوئی مصیبت سہیڑ رہے ہوں۔ شیطان کے حملے کئی رنگ میں ہوتے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ خطرناک وہ حملہ ہے۔ جو نیکی کے لباس میں اور اپنا بن کر ہو۔ ہمارے باپ آدم پر بھی جو حملہ ہوا وہ بھی اسی رنگ میں ہوا کہ ابلیس ان کے پاس خیر خواہی کا لباس پہن کر آیا وَقَاسَمَهُمَا اِنِّىْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ۔ اور کہا کہ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى مُلْكٍ لَّا يَبْلٰى۔ کہ میں تجھے ایسی حکومت سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔ جو کبھی تباہ نہ ہو۔

AsliAhleSunnet.com

حالانکہ جس بات کی طرف وہ انہیں لے جانا چاہتا تھا۔ وہ سراسر تباہی انگیز تھا۔ اللہ کے فضل نے دستگیری کی اور حضرت آدم اس خوفناک منصوبہ سے بچ گئے۔ شیطان کے حملے ابھی ختم نہیں ہوئے۔ کہ وہ لاحتنکن ذریتہ کہہ چکا ہے۔ نہیں ایک ہی ہتھیار ہے اور ایک ہی کاری حربہ ہے۔ جو اس کے کسی داؤ کو چلنے نہیں دیتا۔ وہ کیا ہے؟ لاحول اور بدصحبت سے بچنا۔ اور اپنے آپ کو کسی صادق کے قدموں میں ڈالنا۔ ہماری جماعت کے افراد کے لئے یہ بشارت کا مقام ہے۔ کہ ان کا تعلق ایک ایسے صادق سے ہے جو برگزیدگی اور نبوت کا تاج اپنے سر پر رکھتا ہے۔ پھر اس کی وفات کے بعد وہ بے پناہ نہیں۔ بلکہ اپنے آپ کو ایک حصن حصین میں رکھتے ہیں۔ لاحول کے لپیٹوں سے ہر وقت انہیں مسلح رہنا چاہیے اور دعاؤں میں مشغول کہ یہی راہ ہے شیطانی حملات سے بچنے کی۔ ہر وہ بدروح جو خدا سے دور ڈالنے والی ہے یا کسی صادق کے مقرر کردہ مرکز سے قطع تعلق کا مشورہ دینے والی اس سے دور رہو۔ اور اس کی فسوں اور خیر خواہانہ نرم باتوں میں نہ آؤ۔ کہ ان کی زبانوں پر شہد ہے۔ مگر دلوں میں زہر۔ تم ان کی شکلیں دیکھتے ہی انہیں پہچان جاؤ اور جس قدر بھی جلد ممکن ہو۔ ان سے اپنے آپ کو بچا لاؤ۔ کہ جس راہ پر وہ تمہیں چلانا چاہتے ہیں۔ وہ جہنم کو لے جانے والی ہے تم اپنے آپ کو اس راہ پر ثابت قدم رکھو۔ جو تمہارے لئے خدا نے مسیح موعود کے وقت اور پھر اس کی وفات کے بعد معاً نمایاں کی۔ اور جس پر چل کر تم نے آج تک سکھ پایا کیونکہ انشاء اللہ آئندہ بھی تمام آرام اور سکھوں اور راحتوں کی ضمانت اسی میں ہے کہ تمہارا تعلق کسی ایک خدا کے مقرر کردہ سے ہو۔ اور ہر مصیبت و ابتلا کے وقت اس کی حفظ میں اس طرح آ سکو۔ جس طرح کہ مرغی کے پروں کے نیچے بچے آ جاتے ہیں۔ کیونکہ جو بھیڑیں ایک چرواہے کی ضرورت نہ سمجھیں اور اپنے آپ کو ایک سبزہ زار میں پاکر بالکل بے پرواہ ہو جائیں ضرور ہے۔ کہ وہ ناگاہ کسی وقت کسی بھیڑئے کے حملے سے ہلاک ہوں۔ جو شاخ ابھی موجودہ سرسبزی پر گھمنڈ کرکے آئندہ کسی جڑ سے اپنا تعلق نہ رکھے وہ آخر ایک روز خشک ہو گی۔ بس میرے بھائیو۔ میرے دوستو۔ میرے عزیزو۔ تم ہوشیار رہو۔ اور اپنے امور کی ہدایات پر کاربند ہو جاؤ۔ جو انتظام اور طریق عمل اس نے تمہارے لئے پسند کیا۔ وہی بہتر ہے۔ اس کے سوا جو تجویز ہے۔ وہ بظاہر کیسی خوشنما نظر آئے۔ اسے کبھی اختیار نہ کرو۔ کہ اس میں تمہاری ہلاکت ہے۔ جن لوگوں نے اس نے تمہیں قطع تعلق کرنے کو کہا۔ ان سے قطع تعلق ہی رکھو۔" (الفضل ۳ دسمبر ۱۹۱۴ء)

اہلحدیث۔ اس مضمون کا صاف مطلب ہے۔ کہ خواجہ کمال الدین اور ان کی لاہوری پارٹی بلکہ جتنے لوگ ایسے ہیں۔ جنہوں نے خلیفہ ثانی قادیانی سے بیعت نہیں کی۔ وہ سب اس آیت میں داخل ہیں۔ جو ظالموں کے حق میں وارد ہے۔

لَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا۔ اس کا جواب ہم کیا دے سکتے ہیں خواجہ صاحب اگر خلیفہ قادیان سے بیعت نہ کرنے سے ظالم ہیں۔ تو ہم رسول قادیان کی علیحدگی سے اظلم۔ اس لئے ہمارا جواب کیا وقعت رکھ سکتا ہے۔ مناسب ہے۔ کہ لاہوری پارٹی خود ہی جواب دے۔

قابل غور نکتہ کے ہاں خواجہ صاحب اور ان کی جماعت کے لئے ایک قابل غور نکتہ ہے۔ جو رہ رہ کر ہمارے قلم سے نکلتا ہے۔ جناب حضرت مسیح علیہ السلام کا قول اناجیل میں منقول ہے۔ "درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے"۔ عربی مثال۔ الثمرة تنبئ عن الشجرة۔ اس کی تصدیق کرتی ہے۔ مرزا صاحب اور مرزائی جماعت ہمیشہ اس بات کا فخر کیا کرتی تھی کہ ہمارے اثر صحبت سے جماعت ایسی صلحاء ایسی نیک دل ایسی اسلام سے منور ہے۔ کہ طبقہ اول (صحابہ) کا نمونہ ہے۔ اسی لئے مرزا صاحب نے رسالہ خطبہ الہامیہ میں لکھا تھا۔ جو کوئی میری جماعت میں داخل ہو گا۔ وہ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں شامل ہو جائیگا۔ (بہت خوب) مگر آج جو خواجہ صاحب اور ان کی پارٹی کی نسبت ایسے نازک موقع پر جبکہ تمام اہل اسلام خواجہ صاحب کی خدمات پر نظر کرکے ان کو عزت سے ملے اور فخر سے یاد کیا۔ قادیانی پارٹی سے اس قسم کا سلوک جو مندرجہ بالا اقتباسات سے پایا جاتا ہے۔ کہاں تک ان کی وسیع النظری اور اسلامی ہمدردی اور نور نبوت سے نورانیت کا ثبوت دیتا ہے؟ یہ ایک نکتہ قابل غور ہے۔ حالانکہ یہ وہ جماعت ہے جس کو مرزا صاحب سے بہت گہرا تعلق نہ صرف روحانی بلکہ جسمانی بھی ہے۔ تو کیا مخالفین مرزا صاحب کو یہ کہنے کا حق ہے کہ وہ اس رائے پر بصد مصر رہیں۔ کہ خود مرزا صاحب بھی کم و بیش اسی قسم کی وسیع النظری رکھتے تھے۔ فافہم وتدبر۔

خلافتِ حضرت علیؓ اور آیت انفسنا

اس عنوان کے ذیل میں اہلحدیث مجریہ ۴۔ دسمبر میں ذکر کیا گیا ہے۔ کہ شیعہ نے دعوے کیا تھا۔ کہ قرآن مجید کی آیت مباہلہ میں اللہ تعالےٰ نے جناب مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلعم کا نفس کہا ہے۔ اس لئے جناب مرتضےٰ خلیفہ بلافصل ہیں"۔

اس کے جواب میں فاضل اڈیٹر صاحب اہلحدیث نے آیاتِ قرآنیہ کی شہادت سے کہا ہے۔ کہ آیت مباہلہ میں انفس کے لفظ سے مراد قومی برادر ہیں۔ لیکن اڈیٹر اصلاح شیعہ کی ان آیات سے تسلی نہیں ہوئی۔ وہ ان آیات کے بعد لغت عرب سے سند مانگتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ "قرآن مجید کی تفسیریں موجود ہیں عرب کے لغات اور ان کے محاورات اور استعمالات کی کتابیں بہت کثرت سے شائع ہیں۔ مہربانی فرما کر کسی ایک کا تو حوالہ دیا ہوتا؟"

× یعنے خلیفہ قادیانی سے بیعت نہیں کرتے (اہلحدیث)

اجتہاد و تقلید۔ [illegible]

AsliAhleSunnet.com

شیخ سعدی مرحوم کے قول سے

ہر کس کہ بقرآں و خبر زو نرہی
آنست جوابش کہ جوابش نہ دہی

کے مطابق تو مناسب تھا کہ ہم خاموش رہتے۔ لیکن اس خیال سے کہ تکرار دلائل سے ثبوت میں زیادہ قوت ہو جاتی ہے۔ ہم محض ان کا تعنت رفع کرنے کے لئے کتب لغت کے حوالے سے بھی ثابت کرتے ہیں۔ کہ اہل لغت نفس کے معنے اخ دبرادر) بھی سمجھتے ہیں۔

فن مناظرہ میں تعنت اسے کہتے ہیں۔ کہ خصم کافی دلیل کے ہوتے اس پر نقض کرنے کے بغیر دوسری دلیل کا مطالبہ کرے۔

قرآن کی آیات کے ہوتے انکو دیگر کتب کی شہادت کی ضرورت شاید اس لئے سوجھی ہوگی۔ کہ یہ قرآن مجید بوجہ اس قرآن سے مختلف ہونے کے جو غار سر من میں امام غائب کے پاس ہے۔ قابل احتجاج نہیں ہے سبحان اللہ۔ اسی کینڈے کے لوگوں کی نسبت فرمایا ہے۔

فبای حدیث بعد اللہ وآیاتہ یؤمنون

قرآن مجید عربی لٹریچر میں حقیقۃً بے نظیر کتاب ہے خالص عربوں میں سے کسی بڑے سے بڑے معاند فصیح و بلیغ سے بھی اس کی مثل نہ بن سکی۔ اس کی عبارت کی چستی۔ اس کے الفاظ کی نشست۔ اس کے کلمات کی موزونی۔ اس کے معانی کی پاکیزگی و بلندی۔ اس کے محاورات کی زبان زدگی۔ غرض جملہ اوصاف نے جو علم ادب میں ضروری ہیں۔ مخالفین کی زبان بندی کر کے ان کو سکتے کے عالم میں کر دیا۔ اور حیرت کے دریا میں ڈبو دیا۔ لیکن افسوس اس نسے استناد و استشہاد غیر کافی جانا گیا۔ تو ایسے شخص کے نزدیک جو زبان سے اس کے کلام اللہ ہونے کا اقرار کرتا ہے۔ اور متقی ہونے کا دم بھرتا ہے سے

گر مسلمانی ہمینست کہ شیعہ وار ند
وائے گر پس امروز شود فردائے

جی تو یہ چاہتا ہے۔ کہ آپ کو اور فاضل ایڈیٹر اہلحدیث ہر دو صاحبان کو بتا دیں۔ یا دہلی میں بلا کر لغت عرب کا وہ صفحہ آنکھ سے دکھا دیں۔ جس پر نفس کے معنے اخ (برادر) لکھے ہیں۔ تاکہ آپ یہ عذر نہ کر سکیں کہ یہ کتاب ہمارے پاس موجود نہیں ہے۔ نیز حضرت مولانا آپ سے ملاقات کر کے مسئلہ خلافت کے متعلق بھی ایک فیصلہ کن گفتگو کر لیں جس کیلئے انکو مدتوں سے ارمان ہے۔ لیکن شاید آپ ہماری دعوت کے قبول کرنے سے انکار کر دیں گے۔ اس لئے دم نقد لغت کا حوالہ نقل کئے دیتے ہیں

دیکھئے جناب! اور خوب غور سے آنکھ صاف کر کے دیکھئے۔ لسان العرب مطبوعہ مصر جلد ہشتم حرف سین فصل النون بذیل مادہ نفس ص۱۱۹ سطر ۱۵ میں لکھا ہے۔ وَالنَّفْسُ الْاَخُ۔ پھر سطر ۲۰ میں لکھا ہے۔ واما النفس بمعنے الاخ فشاھدہ قولہ سبحانہ فاذا دخلتم بیوتاً فسلموا علی انفسکم۔ انتہی

کا ارجع البصر هل ترى من فطور ثم ارجع البصر كرتين ينقلب اليك البصر خاسئا وهو حسير۔

میں ہوں وہی
خاکسار سیالکوٹی

میاں صاحب کے مدرسہ حدیث کی نزع کی حالت

قابل توجہ

تلامذہ و عقیدتمندان میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ہائے وہ جامع حسنات و کمالات و برکات جس نے خدا اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت میں اعزا کو چھوڑا۔ وطن چھوڑا۔ آرام چھوڑا۔ دنیا سے دل سے موہنہ موڑا۔ مناصب جلیلہ پر خاک ڈالی۔ ہائے وہ فرشتہ تمثال ستودہ خصال جو عمر بھر قرآن مجید کا دلدادہ و شیدائی اور حدیث شریف کا شیفتہ و فدائی بنا رہا۔ اور ہائے وہ تقدس مآب۔ اخلاق کا پتلا۔ جس نے مدت العمر قرآن و حدیث کی خدمت میں اپنا تن۔ اپنا من۔ اپنا دھن صرف کیا ہو۔ ہائے وہ برگزیدہ بزرگ جس نے قرآن و حدیث کا درس قریب اسی سال کے دے دیکر ہزاروں عالمان حدیث بنا چھوڑے۔ اور ہائے وہ بخاری زمان اور بیہقی دوران جس کی زبان پر مدت العمر ہر روز ہر گھڑی۔ ہر لحظہ۔ اور ہر آن قال اللہ اور قال الرسول کے سوا اور کچھ نہ رہتا تھا۔ اور ہائے وہ خدا کا سچا عاشق اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جان نثار والا جس کا حدیث مدرسہ مصر۔ زنجبار۔ حبش۔ طرابلس تونس۔ الجزائر۔ حجاز۔ عراق۔ عجم۔ شام۔ روم چین۔ تبت۔ بخارا۔ بلخ۔ سمرقند۔ کاشغر۔ کابل۔ پنجاب۔ ممالک متحدہ۔ بہار۔ بنگال۔ برہما دکن۔ بمبئی۔ وغیرہ کے طالبان حدیث و قرآن کا مرجع بنا ہوا تھا۔ اور جس مدرسہ کی شہرت کا یہ حال تھا۔ کہ سے

آوازہ جس کے فیض کا تا شام و روم ہے
یا دیس شہرہ علوم کا دار العلوم کا ہے

مگر افسوس صد افسوس۔ ہزار افسوس میاں صاحب کے بعد اس مدرسہ کی جو حالت ہو گئی۔ وہ ناگفتہ بہ ہے اور جس کی اجڑی حالت کے اظہار کی مجھے طاقت نہیں اور نہ ضرورت۔ عیاں راچہ بیاں ہے

نہ وہ نالوں کی شورش ہے نہ وہ آہوں کی دہائی ہے
ہوا کیا درد کو بیاری کی گلی کیوں آج سونی ہے

مجھ پر کوئی خفا ہو۔ تو ہووے۔ اور مجھکو کوئی برا کہے تو خوب دل کھول کے کہے۔ مگر میں یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ میاں صاحب کے شاگردوں نے میاں صاحب کا حق استادی جیسا کہ چاہئے ادا نہ کیا۔ اور میاں صاحب نے جس پودے کو اپنے دل و جگر کے خون سے عمر بھر سینچا تھا۔ اس کو انہوں نے کبھی پانی تک نہ دیا۔ اور ابھی بلا سے خواہ وہ پھلے پھولے یا مرجھائے۔ یا جل جاوے۔ اگر میاں صاحب کی مزار پر کوئی جائے۔ اور کان لگا کر سنے۔ تو یہی آواز آئے گی۔ کہ سے

ایسی امید نہ تھی آپ سے اے جان جہاں
مدرسہ تام کو پوچھا نہ کبھی میرے بعد

میاں صاحب کے شاگردان بالواسطہ یا بلا واسطہ کو اب جائز نہ ہونا چاہئے۔ کہ وہ مدرسہ کی امداد سے (خواہ رقمی ہو یا علمی) ایک منٹ کے لئے بھی تغافل اور تساہل سے کام لیں۔ کیونکہ مدرسہ زبان حال سے

القرآن العظیم — قرآن مجید کے الہامی ہونے کا ثبوت [illegible]

کہہ رہا ہے کہ ؎

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کرو گے لیکن
خاک ہو جائیں گے ہم تمکو خبر ہونے تک

اسوقت صرف ہندوستان میں میاں صاحب کے شاگردوں کی تعداد لاتعد و لاتحصی ہے جن میں سینکڑوں ایسے ہیں۔ جو تہوڑی بہت مالی امداد کر سکتے ہیں۔ اور بہت سے ایسے ہیں جن سے علمی امداد بہم پہنچ سکتی ہے۔ لہذا جو مالی امداد دینا چاہیں۔ وہ مالی امداد دیں۔ اور جو علمی امداد دیں وہ علمی امداد دیں۔ تاکہ میاں صاحب کا لگایا ہوا پودا جو مرجہانے والا ہے۔ پھر پہلے پھولے اور جس سے میاں صاحب کی روح خوش ہو ہم سے حق استادی ادا ہو۔ اور خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوں جس کی صورت یہ ہے۔ کہ مولانا حافظ عبد اللہ صاحب غازیپوری جو خوش قسمتی سے آجکل دہلی میں درس دیتے ہیں انکو صدر مدرس بنایا جاوے۔ اور دیگر اہل علم بہی اس مدرسہ میں رکھے جاویں۔ اور یہ مدرسہ از انتظام اہلحدیث کانفرنس کردیا جاوے۔ اور کانفرنس کی طرف سے مولانا سید عبد السلام صاحب نبیرہ حضرت میاں صاحب مرحوم مہتمم مدرسہ بنائے جاویں۔ امید ہے اہل قلم اس تحریک کے متعلق تائیدی مضمون بھیجیں گے۔ تاکہ یہ مدرسہ اہلحدیث کی ضروریات کا پورا کفیل ہوسکے۔

ہزار آفرین ہے مولوی ابوالحسن عبد الرحمن صاحب پشاوری پر جو اپنے پیارے استاد میاں صاحب کے مدرسہ کی خدمت ابتک کئے چلے جارہے ہیں ؎

نہ ستائش کی تمنا نہ صلہ کی خواہش
دیکھئے تو ہم بھی ہیں کیا صبر و قناعت والے

مدرسہ زیر بحث کی شاخیں حسب ذیل قرار دی جانی چاہئیں۔

(۱) مدرسہ حدیث وزیر آباد (مولانا حافظ عبد المنان صاحب کا)
(۲) مدرسہ حدیث بنارس (مولوی محمد ابو القاسم صاحب کا)
(۳) مدرسہ حدیث آرہ (مولوی محمد ابراہیم صاحب مرحوم کا)

اور جو عالم ان سب سے تیار ہوں وہ اہلحدیث کانفرنس کے سفیر یا مشنری مقرر کئے جائیں

اگر میری اس تجویز سے میاں صاحب کے تلامذہ عقیدتمندان اور ناظرین وسامعین اخبار اہلحدیث متفق ہوں۔ تو میں اس فنڈ میں ماہانہ دو عمر گذرانا کرونگا۔ اور اہلحدیث کانفرنس فنڈ میں بہی دو عمر ماہانہ چندہ دیا کرونگا۔ اور ان سب سے بہی مجکو قوی امید ہے۔ کہ وہ مجھ سے حقیقی طور پر اتفاق کریں گے۔ یعنے "تعلیمی فنڈ" اور "اہلحدیث کانفرنس فنڈ" میں تھوڑا بہت جتنا ہو سکیگا۔ ماہانہ چندہ دینے کا اعلان بقید رقم اخبار اہلحدیث میں فرمائیں گے۔ اور ماہ بماہ چندہ مولانا مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب کے پاس بھیجدیا کریں گے × تاکہ مولوی صاحب ممدوح حسب صوابدید مدارس مافوق کے امداد اور اخراجات میں رقم مجتمعہ صرف کرسکیں۔

اے صاحبو قوم کی خبر لو
قطروں کا سا اتفاق کر لو
قطروں ہی سے ہوگی نہر جاری
چل نکلیں گی کشتیاں تمہاری

(راقم العاجز عبد الحمید اٹاوی از حیدرآباد دکن)

اڈیٹر۔ آپکی یہ تجویز اس قابل نہیں۔ کہ اسپر انکار و اقرار سے بحث ہو۔ بلکہ اس قابل ہے۔ کہ آج سے بہت دن پہلے پاس کی گئی ہوتی۔ لیکن جو وقت کسی کام کے لئے اللہ کے علم میں ہوتا ہے۔ اوسی وقت وہ کام ہوتا ہے۔ مجلس شوریٰ کانفرنس میں بہت دفعہ یہ سوال پیش ہوا ہے۔ کہ اہلحدیث کا کوئی ایسا مدرسہ نہیں جہاں انکی ضرورت کے مطابق پوری درسی کتابوں کی تعلیم دی جاتی ہو۔ اس لئے دہلی کے متفرق مدارس کو ایک کردیا جائے اس تحریک کی جہانتک میرا علم ہے۔ مولانا سید عبد السلام صاحب نے میرے ساتھ خاص علیحدگی میں زور سے تائید فرمائی۔ یہ کہا کہ میاں صاحب مرحوم کا مدرسہ سب جماعت کا ہے۔ اسی کو کیوں ترقی نہ دی جائے۔

میرے خیال میں اس وقت اہلحدیث کے پاس اتنا سرمایہ ہے۔ کہ اگر اس کو یکجا کیا جائے تو عزت سے بسر ہو سکتی ہے۔ بانیان کانفرنس کے دل و دماغ میں جو منصوبے ہیں۔ اون کو پیشتر کئی ایک دفعہ ظاہر کر چکا ہوں جب ہم (خاکسار اور بھائی ابراہیم) بسر کردگی مولانا عبد العزیز مدظلہ العالی بطور وفد نکلے تھے۔ تو بڑے بڑے منصوبے گانٹھے جاتے تھے اگر اون کو ظاہر کیا جاوے۔ تو خطرہ ہے۔ بدگمان لوگ انکو شیخ چلی کی بڑ کہدیں گے۔ لیکن جن لوگوں کو اوسی وفد کا کس مپرسی میں بمیزبانی مجسم محبت مولوی محمد حسین صاحب و حافظ محمد حسین صاحب سوداگران کوٹلہ زینت محل دہلی اترنا اور وہاں کے کمرے میں پہلا جلسہ بغرض سنانے اغراض کانفرنس کے منعقد ہونا یاد ہوگا۔ اوس کے بعد کانفرنس کی رفتار اور آوازہ قبولیت اون کے کانوں میں پہنچا ہوگا۔ وہ ان خیالات کو شیخ چلی کی بڑ نہیں جانیں گے۔ بلکہ یہ کہیں گے ؎

اگرچہ قطب تجھ سے ٹلے تو ٹل جائے
ہمالہ باد کی ٹھوکر سے گو پھسل جائے
اگرچہ بحر بھی جگنو کی دُم سے جلجائے
اور آفتاب بہی قبل از عروج ڈھلجائے
کبھی نہ صاحب ہمت کا حوصلہ ٹوٹے
کبھی نہ بھولے سے اپنی جبیں پہ بل آئے

ہاں اب تو خدا کے فضل سے اہلحدیث کانفرنس ہندوستان کی معزز با وقعت مجالس اور انجمنوں سے ہے۔ تو پہر کیونکر نہ ہم اون منصوبوں کے پورا ہونے کی توقع رکھیں ناظرین منتظر ہونگے۔ کہ وہ منصوبے کیا ہیں اس لئے میں اونکو زیادہ بے تاب کرنا نہیں چاہتا وہ منصوبے ایسے نہیں ہیں۔ جن کو منصوبہ کہا جائے۔ بلکہ وہ ایسے ہیں۔ کہ اون کو کانفرنس کا نصب العین کہنا بجا ہے۔

وہ منصوبہ یہ ہے۔ کہ جماعت اہلحدیث کا ایک اتنا بڑا مدرسہ دہلی میں ہو۔ جس میں تمام ضرورتیں پوری ہوں۔ ہر قسم کے علوم کی باقاعدہ تعلیم ہو

× اہلحدیث کانفرنس کے باضابطہ امین کوٹھی حاجی علی جان ہے بعد تکمیل تجویز ہذا کل چندہ وہاں ہی جانا چاہئے (اڈیٹر)

تبرک وقف ۔ [illegible]

AsliAhleSunnet.com

علماء واعظین۔ مناظرین۔ اور مصنفین پیدا ہوں۔ اس مدرسہ کی ایک عالیشان عمارت ایسی عمارت ہو جس میں کتبخانہ بھی اتنا بڑا ہو۔ کہ ہر قسم کی کتابیں اس میں مہیا ہوں۔ اسی میں ایک دار التصنیف ہو۔ اسی میں مجلس شوریٰ ہو۔ اسی میں جلسے ہوا کریں۔ اسی میں دار المناظرہ ہو۔ اسی میں مطبخ ہو۔ اسی میں دار الاقامہ ہو۔ مدرسین کو معقول مشاہرے ملے۔ طلباء کو کافی وظیفے

اس کے لئے سر دست پچاس ہزار روپیہ کا اندازہ کیا گیا ہے۔ جس کی بابت پہلے ایک دفعہ اہلحدیث میں اعلان ہوا تھا۔ کہ موسم سرما میں وفد نکلیگا۔ انشاء اللہ۔ لیکن جنگ کی وجہ سے تمام منصوبے رک گئے۔ مگر بیٹھے نہیں۔ ہم بھی باقی دنیا کے ساتھ ہیں۔ جہاں اور انجمنوں حتے کہ سلطنت کے بھی بہت سے کام اسی جنگ کی وجہ سے بند ہیں۔ ہمارا بھی یہی۔ کیونکہ ہم سب ایک جہاز پر سوار ہیں۔ یہی معنے ہیں

ہمرہ یاراں دوزخ ہمرہ یاراں بہشت

میں مطلب سے بہت دور چلا گیا۔ میری غرض یہ تھی کہ مولوی عبد الحمید صاحب نے جو تحریک پیدا کی ہے۔ اس کا نقشہ ناظرین کو بتلا کر درخواست کروں۔ کہ اس کے متعلق اپنی اپنی رائے سے مطلع فرمادیں۔ حضرات علماء و روساء و دیگر ذی رائے صاحبان کا خصوصیت سے انتظار رہے گا۔ تاکہ آئندہ سالانہ جلسہ پر اس کی کوئی صورت پیدا کی جاسکے

سفر رنگون

(ایک مدراسی گریجوایٹ صاحب سے گفتگو)۔

(سلسلہ کے لئے دیکھو اہلحدیث مجریہ ۲۶ ستمبر ۴۱ء)

لطیفہ۔ اس سلسلہ میں آگے صرف ایک تحریر ۲۶ ستمبر کے اہلحدیث میں شائع ہوئی ہے۔ اور ابھی بہت باقی ہے جب یہ مضمون حسب سابق مینے رنگون سے دفتر اہلحدیث میں بھیجا تو مجھے خود آبرٹن کے واقعات نے رنگون اور کلکتہ کے درمیان سلسلہ خط وکتابت اور آمد و رفت کا بند کر دیا۔ یہ بندش قریباً تین ہفتے رہی۔ سوائے تار برقی کے پیغام کی کوئی صورت نہ تھی۔ اس لئے اگلا مضمون بھیج نہ سکا۔ یکم اکتوبر کو بندش کھل گئی۔ اور خدا خدا کر کے کرشنا جہاز روانہ ہوا۔ اس وقت خاکسار کو بخار تھا۔ اور رات نہایت اضطراب میں گذاری تھی۔ دست آور دوائی پی تھی۔ گو روانگی کو جی چاہتا تھا۔ لیکن روانہ نہ ہو سکا۔ اس کے بعد اصرار کر کے دوستوں کو منوا لیا۔ اور انہوں نے بادل ناخواستہ مجھے ۱۰ اکتوبر کے جہاز لنکا میں روانہ کر دیا۔ ۱۶ اکتوبر کو گھر میں پہنچا اور مولانا خیر اسلام کی دعا کے اثر سے گھر میں اب تک جیسے دن گذار رہے ہیں۔ وہ مولانا صاحب کو بھی خوب معلوم ہیں کہ خود آنمکرم کو بھی عیادت کے لئے سیالکوٹ میں تشریف لانا پڑا۔

خیر یہ تو حاشیہ کی باتیں ہیں۔ اصل لطیفہ غیبی یہ ہے کہ گھر پہنچکر بھی بیماری کی وجہ سے سفر رنگون کا سلسلہ مکمل نہ کر سکا۔ اگرچہ کئی ایک شائقین نے اس کی نسبت شوق بھی ظاہر کیا۔ اب خیریت کے بعد ۴ دسمبر کے اہلحدیث میں ۲۶ ستمبر کے اہلحدیث کا وہ دو ورقہ بھی جس پر سفر رنگون کا مضمون تھا۔ لپٹا ہوا آیا۔ میں حیرانی سے دیکھتا کہ دیگر مضمون تو میں نے ابھی تک بھیجا نہیں۔ کیا مولوی صاحب نے اسی مضمون کو دوہرا کر ناظرین کو قند مکرر کا مزہ چکھانا چاہا ہے لیکن غور سے دیکھا۔ تو وہی ۲۶ ستمبر کے پرچہ کا دو ورقہ تھا۔ اب سوچ میں پڑا کہ آیا یہ دو ورقہ سل لگانے والے دفتری کی غلطی سے رکھا گیا۔ یا مولوی صاحب نے میری تذکیر یا دہانی کے لئے عمداً رکھوایا بہر حال اس کی کچھ وجہ ہو۔ مجھے تذکیر کا فائدہ ہوا۔ کہ مرد عبرت بیں مبارک بندہ الست کہ غور کرے کہ میں اپنے اور دوسروں کے واقعات کو نظر عبرت سے دیکھوں۔ وَكَأَيِّنْ مِنْ آيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ (یوسف پ ۱۳) یعنے زمین و آسمان میں بہت سے نشانات ہیں جن کے پاس سے یہ لوگ گذر جاتے ہیں۔ لیکن ایسے حال میں کہ رو گردان (بے پرواہ) ہوتے ہیں!!

آج ۱۲ دسمبر کو خدا تعالے کا نام لیکر حسب سابق مضمون سے آگے شروع کرتا ہوں۔ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللّٰهِ

مسئلہ تناسخ

حرمت خود کشی کے متعلق میری تقریر کو سنکر مدراسی عیسائی گریجوایٹ نے بہت خوشی ظاہر کی اور بلا چون وچرا اُسے تسلیم کر لیا۔ اور قرآن شریف کے حسن بیان اور حسن تعلیم کی داد دینے لگے۔

اس کے بعد کہنے لگے۔ کہ اچھا میں آپ سے چند مذہبی سوال حل کرنا چاہتا ہوں۔ امید ہے کہ آپ نہایت خوبی سے انکو حل کریں گے۔ اور میری تسلی کر دینگے۔

خاکسار۔ جو کچھ مجھے یاد ہے۔ اس سے حتی الوسع کوشش کرونگا۔ کہ وہ مشکلات حل ہو جائیں۔ امید ہے کہ آپ بھی اُسے معقول پا کر قبول فرمالیں گے۔

مدراسی صاحب۔ آپ لوگ (مسلمان) تناسخ ارواح کو مانتے ہیں یا نہیں۔

خاکسار۔ نہیں۔

مدراسی صاحب۔ خدا عادل ہے۔ رحیم بھی ہے حکیم بھی ہے۔ اس کا ہر فعل با حکمت اور مبنی بر مصلحت ہوتا ہے۔ دنیا میں لوگوں کی حالتیں۔ رنج و راحت۔ آسانی و تنگی۔ تندرستی و بیماری حکومت و ماتحتی۔ اختیار و لاچاری دولتمندی و ناداری میں مختلف ہیں۔

اس اختلاف کی بنا کسی سبب پر ہے۔ یا خدا تعالے کا جبری حکم ہے جسے جیسا چاہا بنا دیا۔ حالانکہ اگر بغیر سبب کے ہوتا۔ تو ہر ایک کے مساوی حق تھے۔ اگر اس میں اختلاف و امتیاز کا سبب لوگوں کے پہلے جنم کے گناہ نہیں تو خدا تعالے کے عدل و رحم میں فرق آئے گا۔ اور اس کا فعل مبنی بر حکمت نہیں ہوگا۔ لہذا تناسخ کو ماننا پڑیگا۔ کہ خدا تعالے جسے جس حالت میں رکھتا ہے وہ اسکی اپنی کمائی کا نتیجہ ہے۔ خدا تعالے عادل ہے۔ اس نے رحم کو چھوڑ کر جبر سے کسی کی حالت تنگی و ترشی اور رنج و مصیبت میں نہیں کر دی۔

خاکسار۔ بیشک یہ سوال بہت مشکل ہے۔ اور اس نے دنیا کے فلاسفروں کی عقل کو قدیم سے چکر میں ڈال رکھا ہے۔ لیکن ؎

کس ندانست کہ منزل گہ مقصود کجاست
اینقدر ہست کہ بانگ جرسے مے آید

بغیر ہادی ربانی کی ہدایت کے اس امر میں کسی نے بھی راہ

AsliAhleSunnet.com

حساب کرنا پایا۔ اور سب اوپر ادھر ہاتھ پاؤں مارتے رہے۔ میرا علم گو ناقص ہے۔ مگر خدا کے فضل سے یہ مسئلہ ایسے سہل طریق پر بیان کر دونگا۔ کہ فلسفیوں کی الجھنیں بھی کھل جائیں گی۔ اور آپ کو بھی سمجھ آجاوے گی۔ اگر میں کسی خاص مذہب (مراد اپنا مذہب اسلام) کے دلائل مذہبی حیثیت سے بیان کروں۔ تو شاید آپکو یہ وہم گذرے کہ میں اس مذہب کی حمایت کے لئے ایسا کہتا ہوں۔ یا اگر کسی خاص مذہب (مراد ستیہ دھرم) کے دلائل پر نقض کر کے ان کو کمزور ثابت کرنے کی کوشش کروں۔ تو شاید آپ یہ خیال کریں۔ کہ چونکہ میں اس مذہب کا قائل نہیں ہوں اس لئے اس کے مسائل و دلائل کو باطل جانتا ہوں۔ سو آپ کو ان اوہام سے دور رکھنے کے لئے میں ایسے دلائل بیان کروں گا جن کی بناء ان امور پر ہو جن کو جملہ مذاہب تسلیم کرتے ہیں یا از روئے عقل سلیم سب مذاہب کو تسلیم کرنے چاہئیں۔ خواہ کوئی مذہب انہیں حق جانتا ہو۔ اور دوسرا باطل۔ تاکہ ہم فرقہ بندی کی کشمکشوں سے نجات پا کر ایک مرکز پر آسکیں اور تقلیدی پیروی سے الگ رہ کر مقام تحقیق پر قائم ہو سکیں اور بفحوائے اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْاَشْیَاءَ کَمَا ھِیَ۔ چیزوں کی اصل اہمیت کو معلوم کر کے اپنے معتقدات و مسلمات کی بناء دلیل و برہان پر رکھ سکیں۔

دنیا میں خدا تعالے نے لوگوں کی حالتوں میں جو اختلاف و امتیاز کر رکھا ہے۔ اس کا اصلی سبب بتانے سے پیشتر میں خدا تعالے کی ان تین صفات کے متعلق کچھ بیان کرتا ہوں۔ جو آپ نے اپنے سوال میں بیان کی ہیں۔ امید ہے کہ ان کے ٹھیک سمجھ میں آجانے سے یہ مسئلہ صاف ہو جائے گا اور جس نے اس مسئلہ میں غلطی کھائی۔ اسی لئے کھائی۔ کہ وہ خدا تعالے کے عدل و رحم اور حکمت کے حدود کو ملحوظ نہیں رکھ سکا۔ گویا جس طرح یہ تین صفات اس سوال کی بناء ہیں اسی طرح اس کے جواب کی بھی بناء ہیں۔

عدل کہتے ہیں کسی حقدار کو اس کا حق وہی بغیر کم و کاست کے دے دینا۔

اور رحم کہتے ہیں کسی کے حال پر ترس کھانے کو۔
اور حکمت کہتے ہیں کسی فعل کو مقتضائے مصلحت سے کرنے کو۔

سو ہر انسان اپنی مخلوقیت کا اقرار کرنے کے بعد خیال کر سکتا ہے۔ کہ اپنے وجود و قیام میں اپنے آرام کی صورتیں میں خدا تعالے سے اپنی مرضی کے مطابق استحقاق طلب کر سکتا ہوں۔ یا میرا فیصلہ محض اس کے رحمت کے سپرد ہے ؎

لائی حیات آئے قضا لے چلی چلے
اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے

جب یہ بات اچھی طرح ذہن نشین ہو جاتے۔ کہ ہم اپنی ہستی و بقا میں خدا تعالے کے ارادے کے ماتحت ہیں۔ وجوباً خدا تعالے کو نہیں کہہ سکتے۔ کہ ہم کو زندہ رکھ۔ اور نہ اپنے وجود کے وقت اس پر کوئی حکم چلایا تھا۔ کہ ہمیں موجود کر۔ تو اس بقا و زندگی کی آسائشیں کس طرح استحقاقاً طلب کر سکتے ہیں۔ کیونکہ انعامات کا مرتبہ بقاء پر موقوف ہے۔ اور بقاء کا درجہ وجود کی فرع ہے جب ہمارا پیدا کرنا اس پر واجب نہیں۔ اور نہ ہمارا زندہ رکھنا اس پر لازم تو زندگی کی چیزیں ہماری من مانی مراد کے موافق دینی کب لازم ہیں۔ لہذا صاف روشن ہے۔ کہ اس ذات سرمدی سے جو کچھ بھی حاصل ہوا۔ اور جو کچھ ہوگا محض اس کے فضل و کرم سے ہوا۔ اور ہوگا۔ ہم کون اور ہمارا استحقاق کیا۔ سب کچھ اسی کی عطاء ہے۔

ملا راقی صاحب۔ اس میں شک نہیں۔ کہ جس صورت میں ہماری ہستی خدا تعالے کے ارادے کے ماتحت ہے۔ تو ہم خدا تعالے پر کوئی استحقاق نہیں رکھ سکتے۔

خاکسار۔ تو بس اب مضمون صاف ہے۔ الحمد للہ کہ فلسفیوں کی وہ الجھن جس نے انکو حیران کر رکھا تھا۔ ایک ایسے نکتہ سے کھل گئی۔ اب فرمائیے جب ہمارا استحقاق ہی کوئی نہیں تو اس ذوالجلال سے کونسے عدل کی خواہش کریں۔ کیونکہ عدل کی بناء اس بات پر ہے۔ کہ مقابلہ میں کسی کا حق ثابت ہو۔ جب خدا تعالے پر ہمارا کوئی حق ہی نہیں۔ تو معلوم ہوا۔ کہ خدا تعالے ذوالجلال کی نسبت عدل و ظلم کا سوال پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ پس جو کچھ کرے۔ وہ سب اس کے فضل و کرم اور اسکی رحمت و ربوبیت کے تقاضے سے ہے۔

اس امر کے لئے میرے پاس اور دلائل بھی ہیں لیکن وہ بہت باریک ہیں۔ اور ان کا سمجھنا علم تصوف کی جانفشانی پر موقوف ہے۔ اس لئے اسی سادہ اور سہل دلیل پر اکتفا کرتا ہوں۔

رحم کے متعلق میں کچھ اور بیان کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اس رحیم و کریم خدا وند تعالے کی رحمت کا ظہور اسی رنگ میں ہونا چاہئے۔ جو اسے خود منظور ہو۔ نہ کہ جیسا ہم قرار دیں کیونکہ جب تقریر بالا سے ثابت ہو گیا۔ کہ خدا تعالے پر ہمارا کوئی استحقاق نہیں ہے۔ تو پھر وجوباً کسی خاص صورت رحمت پر اصرار کرنا محض تحکم ہے۔

ملا راقی صاحب۔ بیشک یہ درست ہے۔ کہ منعم مختار جس طرح چاہے۔ انعام کرے۔ کوئی دوسرا اسکو کسی خاص صورت انعام پر مجبور نہیں کر سکتا۔

خاکسار۔ پس جب یہ بھی معلوم ہو گیا۔ کہ خدا تعالے کی رحمت اس کے اپنے اختیار میں ہے۔ اور کسی دوسرے کو اس میں کچھ بھی دخل نہیں۔ تو اب معلوم کریں۔ کہ اس کارخانہ عالم میں کوئی بھی جاندار ایسا نہیں۔ جسے اس کے انعامات مخصوصہ سے بہرہ نہ ملا ہو حتے کہ وہ بھی جسے آپ معذب و گرفتار بلا سمجھتے ہیں۔ سب سے بڑھ کر انعام خلعت ہستی کا عطا کرنا اور اس کے بعد بقا کی منزل کو پورا کرنا ہے۔ جسے دوسرے لفظوں میں ایک وقت مقرر تک زندہ رکھنا کہتے ہیں۔ اگر کسی کو کوئی تکلیف و رنج ہے۔ تو عارضی ہے۔ اور بہ نسبت انعامات فائضہ کے کمتر۔ اسی معنے میں قرآن کریم میں کہا گیا ہے۔

عَذَابِیْٓ اُصِیْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ (اعراف پ ۹) یعنے میرا عذاب تو صرف اسی کو ہوگا۔ جسے میں (عذاب کرنا) چاہوں۔ لیکن میری رحمت ہر شے پر چھائی ہے۔"

اگر کوئی شخص کسی کے مدت العمر رنج یا بیماری یا افلاس و ناداری کو پیش کر سکے۔ کہ ایسے بہت سے اشخاص ہیں جنہوں نے عمر بھر میں خوشی کا دم کبھی لیا ہوگا۔ تو میں اس کے جواب میں کہوں گا۔ کہ اس مثال کے پیش کرنے والے کی اور اگر رنج و مصیبت میں عمر بسر کرنے والے کی بھی یہی رائے ہو۔ تو اس کی یہی نظر سے خدا تعالے کے افضال و انعامات غائب ہو گئے۔ ع

حَفِظْتَ شَیْئًا وَغَابَتْ عَنْکَ اَشْیَاءُ

یعنے تو نے ایک بات کو تو یاد کر لیا۔ اور بہت باتوں کو بھلا دیا۔ ایسا آدمی شکر گذار نہیں ہو سکتا۔ اور

AsliAhleSunnet.com

خدا تعالیٰ کے انعام کو نہیں جان سکتا۔ یہی سبب ہے کہ ہمارے ہادیٔ برحق نے ہمیں ہدایت فرمائی ہے۔ کہ تم اپنے سے حقیر تر آدمی کی طرف دیکھو تاکہ اپنی بہتری کو سمجھکر خدا کا شکر کرسکو۔ کہ ہم کو اس درجہ میں نہیں رکھا۔ اور نیز فرمایا۔ کہ جب کسی مبتلائے مصیبت کو دیکھو۔ تو کہو کہ خداوند قدوس تعریف کا مستحق ہے جس نے مجھے اس بلا سے جس میں اس شخص کو مبتلا کیا ہے۔ محفوظ رکھا ہے

غرض دنیا میں کوئی متنفس آپ کو نہیں ملیگا جو خدا تعالیٰ کے کثیر انعامات مخصوصہ سے بہرہ ور رکھتا ہو انسان کو غلطی لگتی ہے۔ تو اس سے کہ جو نعمت دوسرے کے پاس ہے۔ وہ مجھکو بھی حاصل ہونی چاہئے اور چونکہ وہ مجھکو حاصل نہیں اس لئے مجھپر خدا تعالیٰ کا کوئی بھی انعام نہیں اور یہ بالکل الٹی منطق ہے۔ اس لحاظ سے بھی کہ مجھکو طلب کا استحقاق نہیں۔ تو شکایت کیسی؟ اور اس نظر سے بھی کہ جب اس کی رحمت اس کے اپنے اختیار میں ہے تو تخصیص نعمت پر اصرار کرنے کے کیا معنے؟ اور اس وجہ سے بھی کہ نعمت کی صورت صرف وہی نہیں۔ جیسے شاکی و غیر قانع شخص نے سمجھا۔ اور جانا۔ بلکہ ان کا حصر انسان کے علم سے باہر ہے۔ اسی معنے میں فرمایا۔ وَاِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ لَا تُحۡصُوۡهَا (ابراہیم پ ۱۳) یعنے اگر تم خدا کی نعمتوں کا شمار کرو۔ تو ان کا احاطہ نہیں کرسکو گے۔ پس دیکھنا یہ چاہئے کہ مجھ ناچیز پر جسے خدا نے محض اپنی عطا سے یہ وجود بخشا۔ اور اتنی عمر تک مہلت دیکر میری کفالت اور تربیت کی۔ کوئی انعام ہے یا نہیں۔ قطع نظر اس سے کہ کسی اور کو کیا انعام بخشا۔ اور مجھے کیا دیا۔ یہاں مقابلے کا سوال نہیں۔ بلکہ وجود نعمت کا سوال ہے۔ اسی امر کیلئے فرمایا۔ وَلَا تَتَمَنَّوۡا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعۡضَكُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ لِلرِّجَالِ نَصِيۡبٌ مِّمَّا اكۡتَسَبُوۡا وَلِلنِّسَآءِ نَصِيۡبٌ مِّمَّا اكۡتَسَبۡنَ وَسۡـَٔلُوا اللّٰهَ مِنۡ فَضۡلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمًا (نساء پ ۵)

یعنے خدا نے جو تم میں سے ایک کو دوسرے پر برتری دے رکھی ہے۔ اس کا کچھ ارمان نہ کرو۔ مردوں نے جیسے عمل کئے ہوں۔ انکو (ثواب میں سے) ان کا حصہ اور عورتوں نے جیسے عمل کئے ہوں۔ انکو (ثواب میں سے) ان کا حصہ۔ اور (تم ہر وقت) اللہ سے اس کا فضل مانگتے رہو۔ بیشک اللہ ہر چیز سے واقف ہے" یعنے ہر ایک کو اس کے مناسب عطا کرے گا"

اب میں تیسری صفت حکیم کے متعلق کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ اور اسی کے ضمن میں آپکے سوال کا اصلی جواب بھی آجاویگا۔ کہ دنیا میں اختلاف حالات کی اصلی وجہ کیا ہے؟ میں پہلے بیان کرچکا ہوں۔ کہ حکمت کہتے ہیں کسی فعل کو مقتضائے مصلحت سے کرنے کو دنیا کا اختلاف حالات بہت بھاری حکمت پر مبنی ہے اور اسی سے سارا انتظام چل رہا ہے۔ ورنہ بادشاہی اور ماتحتی کی نسبت قائم نہ رہے۔ دنیا کے سب کام کاج حالت سکون میں ٹھیرے رہیں۔ آپ تھوڑی دیر کے لئے مذہبی نظر کو بند کرکے اور سابق خیالات سے الگ ہوکر اس بات کو سوچیں۔ کہ اگر خدا تعالیٰ کے انعام ہر فرد بشر پر مساوی طور پر تقسیم ہوتے جیسا کہ ایک ناشکر گذار انسان خیال کرتا ہے۔ تو دنیا کے بڑے بڑے کارخانے جن میں ہزاروں آدمی کام کرتے ہیں۔ کیسے چلتے اور کیونکر چلتے کیونکہ بوجہ مساوی انعام پانے سب سرمایہ دار ہوتے۔ اور مزدور کوئی نہ ہوتا۔ اب ذرا اس سے بھی اوپر نظر کریں کہ دنیا کی ترقی میں سب سے بڑی ترقی صاحب تخت ہونا ہے اگر مساوی نعمتیں ملتیں۔ تو سب بادشاہ ہوتے۔ بلکہ کوئی بھی نہ ہوتا۔ کیونکہ شاہی نسبت تو تب قائم ہو جب اس کے مقابلے میں کوئی رعیت بھی ہو لیکن جب سب کوئی یکساں حالت میں ہے۔ تو بادشاہ کون اور رعیت کون؟ صرف ان دو تصورات سے میں آپ کو یہ جتانا چاہتا ہوں۔ کہ کارخانۂ دنیا کا انتظام جس کا نام فلاسفروں کی اصطلاح میں نظام وجودی ہے۔ بغیر اختلاف حالات کے قائم رہ نہیں سکتا۔ پس خدائے حکیم کی حکمت نے یہ چاہا۔ اور وہ بالکل مناسب ہے کہ نوع انسان کو انسانیت میں یکساں پیدا کرکے لوازمات حیات اور اسباب و متاع میں مختلف کرکے دنیا کے نظام کو اس وقت تک کہ اسے اس کا قیام و نظام منظور ہے قائم رکھے۔ اسی امر کیلئے قرآن مجید میں فرمایا ہے نَحۡنُ قَسَمۡنَا بَيۡنَهُمۡ مَّعِيۡشَتَهُمۡ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَرَفَعۡنَا بَعۡضَهُمۡ فَوۡقَ بَعۡضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَـتَّخِذَ بَعۡضُهُمۡ بَعۡضًا سُخۡرِيًّا (زخرف پ ۲۵)

یعنے دنیاوی زندگی میں ان لوگوں کی روزی تو ہم تقسیم کرتے ہیں۔ اور ہم ہی نے ان میں سے بعض کو درجہ بعض پر اس لئے فائق کیا ہے۔ کہ یہ آپس میں ایکدوسرے کو ماتحت بنا سکیں"

پس اختلاف حالات خداوند تعالیٰ کا ایک ایسا حکیمانہ فعل ہے جسپر انتظام دنیا کا سارا دارومدار ہے۔ اس کا سبب سوائے خدا تعالیٰ کے اس ارادے کے جو میں نے ذکر کیا۔ کچھ اور قرار دینا انتظام دنیا کے اسرار کو نہ سمجھنا ہے۔ اور گناہوں کو اس کا سبب قرار دینا تو بہت ہی باطل ہے خصوصاً پہلے جنم کے گناہوں کو بلکہ اس سے اوپر اس سے پیشتر کسی جنم کا ماننا ہی سراسر باطل ہے۔ کیونکہ (باقی) سیالکوٹی

مذاکرہ علمیہ نمبر ۱۰

ایاک والظن فان الظن اکذب الحدیث

تقریباً دو متن ۱۰ سے حدیث معنونہ بالا کے متعلق اخبار اہلحدیث میں مذاکرہ علمیہ جاری ہے۔ اکثر* علماء نے اپنے خیالات ظاہر کرکے ناظرین کو عموماً و اہل علم حضرات کو خصوصاً اس طرف متوجہ کیا ہے۔ مضمون زیر بحث یہ ہے۔ کہ فان الظن اکذب الحدیث میں حمل اکذب الحدیث (جو فعل ہیں فعل الجوارح ہے) ظن (جو فعل قلب ہے) پر کیونکر صحیح ہوا۔ مختلف علماء کی تقریریں اس بحث میں شایع ہوئی ہیں۔ اول مسئلے اس اشکال کو دفع کرنے کیلئے موضوع قضیہ (ظن) کو تاویل کرکے مثل محمول قضیہ (اکذب الحدیث) کے افعال جوارح سے ثابت کرنیکی کوشش کی ہے۔ میرے خیال میں یہاں موضوع قضیہ میں تاویل کرنیکی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ موضوع (ظن) فعل قلب ہے۔ اور وہ بالکل اپنے اصلی معنے پر ہے۔ ہاں الف اور لام تعریف کے داخل ہونے سے اس کی نکارت دور ہوکر ایک خصوصیت پیدا ہوگئی ہے جس نے اسمیں موضوع واقع ہونے کی صلاحیت پیدا کردی ہے۔ بالظن

* اکثر نہیں بلکہ بہت کم (ایڈیٹر)

AsliAhleSunnet.com

سے مراد مطلق ظن یعنے گمان غالب نہیں۔ بلکہ ظن مخصوص جسکو قرآن آسمانی ان بعض الظن اثم نے واضح کر دیا۔ اب ساتھ یہ شبہ کہ محل اکذب الحدیث جو افعال جوارح سے ہے۔ ظن پر جو افعال قلوب سے ہے۔ کیونکر صحیح ہوا۔ کیونکہ حمل میں اتحاد موضوع و محمول یا اتصاف موضوع بصفت محمول ضروری ہے۔ اور صورت مبحوث عنہا میں بوجہ تغائر مطلقین اتحاد یا اتصاف ناممکن ہے۔ اس شبہ کا مدار دو باتوں پر ہے

(۱) آپ نے یہیں ظن کو اکذب الحدیث فرمایا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ظن بھی حدیث کی ایک قسم ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ حدیث بمعنے خبر ہے۔ اور خبر کا تعلق زبان سے ہے۔ اور ظن کا تعلق یا صدور قلب سے

(۲) صدق و کذب خبر کی صفتیں ہیں یعنے خبر کا مطابق واقع کے ہونا صدق ہے۔ اور واقع کے مطابق نہ ہونا کذب اور خبر فعل لسان ہے۔ لہذا ظن جو فعل قلب ہے متصف بصدق و کذب نہیں ہوسکتا۔

جواب [1] حدیث مفہوم مطلق ہے۔ اس کے دو فرد ہیں۔ حدیث النفس و حدیث اللسان۔ اسکو منحصر فی فرد واحد کرنا غلطی ہے۔ من یا عجی خلاف فہ نعلیہ البیان و نیز حدیث شریف میں ہے۔ ان اللہ تجاوز عن امتی ما حدثت بہ انفسہا ما لم تتکلم او تعمل۔ اس حدیث سے یہ استشہاد مقصود ہے کہ خطرات و وساوس قلبیہ جو بلاشک افعال قلبیہ ہیں کو حدیث النفس کہا گیا ہے۔

جواب شبہ نمبر ۲ صغریٰ مسلم ہے۔ لیکن کبریٰ میں کلام ہے۔ خبر ایک امر نفسانی ہے۔ اس کا مبدء تعبیر جوارح ہیں۔ جوارح اسی وقت میں واسطہ پڑتے ہیں جب خبر غیر کو دی جاوے۔ لیکن جب اپنے ہی جی کو سمجھایا جاوے یا دل ہی دل میں باتیں کی جاویں۔ اس وقت جوارح کا واسطہ نہیں رہتا۔ ایک موحد کے دل نے شہادت دی لا الہ الا اللہ کوئی شک نہیں۔ کہ یہ خبر قلبی صادق ہے دوسرے مشرک کے قلب نے کہا۔ ان عبادۃ الصنم وسیلۃ النجاۃ لاریب۔ یہ خبر قلبی کاذب ہے۔ حالانکہ جوارح سے تعبیر نہیں کیا گیا۔ زید قائم ایک جملہ خبریہ ہے۔ جس طرح زبان سے ادا ہونے کے بعد محتمل صدق و کذب ہے۔ اسی طرح ذہن میں بھی محتمل صدق

و کذب تھا۔ علیٰ ہذا کسی مصلح قوم کی کوششوں کو بنظر عداوت دیکھکر اپنے ذہن میں یہ بدظنی کرنا کہ یہ شخص اپنی شہرت یا جاہ طلبی کی غرض سے یہ کوششیں کر رہا ہے۔ ان الظن اکذب الحدیث (ای اکذب احادیث القلب) کا مصداق ہے

خواہ اس ظن کو جوارح سے ظاہر کرے یا نہ کرے۔

مثال ایک سربرآوردہ اہلحدیث (جنکا نام ظاہر کرنا مناسب نہیں) ایک مختصر سے جلسہ میں ارشاد فرماتے تھے۔ کہ چونکہ مولوی ثناء اللہ دام اللہ فیوضہ علی تدس اہلحدیث ہر فرقے و جماعت کی انجمنوں والوں کے شاندار جلسوں میں مدعو ہوا کرتے تھے۔ اور جماعت اہلحدیث میں کوئی انجمن ایسی نہ تھی جس کے سالانہ یا ششماہی جلسوں میں مولوی ثناء اللہ کو دوسرے فرقوں کے عوام یا خواص کو دعوت دینے کا موقع ملتا۔ گویا مولوی ثناء اللہ کی مثال اس وقت ایک بانجھ (عقیم) عورت کی سی تھی جو دوسروں کے عقیقوں اور دلیموں میں تو شریک ہوتی ہے۔ مگر وہ اپنی کسی تقریب میں دوسروں کو نہیں بلا سکتی۔ اسی ندامت کے مٹانے کے خیال سے مولوی ثناء اللہ نے کانفرنس اہلحدیث کی بنا ڈالی تاکہ ان کے سالانہ جلسہ میں دوسرے لوگوں کو مدعو کریں بس یہی ان کا مقصود اصلی ہے۔ کہ مثل میلہ کے مختلف شہروں میں دھوم دھام سے سالانہ جلسہ ہوجایا کرے۔ نہ انہیں اشاعت توحید و سنت سے غرض ہے۔ نہ ترقی جماعت اہلحدیث کی منظور یہ مثال بھی ان الظن اکذب الحدیث[2] کا مصداق ہے یہ ظن جس وقت سے ظان کے قلب میں جاگزین ہوا۔ اسی وقت سے اکذب الحدیث کا مصداق تھا۔ زبان سے ادا کرنے کو اس میں دخل نہیں

اس مقام پر بظاہر ایک شبہ پیدا ہوتا ہے۔ اس کا دفعہ کرنا بھی ضرور ہے۔ وہ یہ ہے کہ جب ظن کے اوپر اکذب الحدیث کا اطلاق ہوا۔ تو ظن سے دروغگوئی کا گناہ بھی عائد ہوگا۔ اور ظان لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا مستحق ہوگا۔

حالانکہ افعال قلب سے تاوقتیکہ جوارح سے اس کا صدور نہ ہو۔ مواخذہ نہیں ہے

حدیث شریف میں وارد ہے۔ ومن ھم بسیئۃ فلم تکتب لہ شیئا فان عملھا کتبت لہ سیئۃ

جواب۔ بے شک بعض افعال قلوب پر مواخذہ ہوتا ہے کوئی وجہ نہیں کہ افعال قلوب (جو متبوع ہیں) تو مواخذہ نہ ہو۔ اور افعال جوارح (جو تابع ہیں) مواخذہ ہو۔ دیکھئے مدار ایمان یقین قلبی پر ہے۔ اگر کسی کے دل میں وحدانیت یا ربوبیت یا حقانیت اسلام وغیرہا میں شک ہو۔ تو اسکی تمام نیکیاں ضائع ہوجاتی ہیں۔ کبر و ریا و سمعہ (ان سب کا تعلق قلب سے ہے) پر مواخذہ ہونا اظہر من الشمس ہے علاوہ اس کے فرمان والا شان ان اللہ لا ینظر الی صورکم و اموالکم ولکن ینظر الی قلوبکم و اعمالکم رواہ مسلم موجود ہے۔ اور سب سے قوی دلیل یہ ہے۔ کہ احکم الحاکمین نے خود ہی فیصلہ کر دیا ہے۔ اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم۔ اس آیۃ شریفہ میں نفس ظن (جو فعل قلب ہے) پر حمل اثم کا بالمواطاۃ ہوا ہے۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ حدیث فان الظن اکذب الحدیث میں آیت ہی کا معنے واضح کیا گیا ہے۔ اور جن حدیثوں سے سمجھا جاتا ہے۔ کہ افعال قلوب پر مواخذہ نہیں۔ وہ دو طرح کی ہیں۔

(۱) وہ جن میں ارادہ فعل کا ذکر ہے۔ جیسے حدیث من ھم بسیئۃ فلم تکتب لہ شیئا الخ ومثل ذالک

(۲) وہ جن میں خطرات کا ذکر ہے۔ جیسے حدیث ان اللہ تجاوز عن امتی ما حدثت بہ انفسہا الخ ونحو ذلک

جواب نمبر ۱۔ ارادہ گناہ معصیۃ لذاتہ نہیں۔ اصل گناہ وہ فعل ہے جو ارادہ سے سرزد ہوتا ہے۔ لہذا ارادہ پر مواخذہ نہیں ہے۔ بخلاف ظن (بدگمانی) کے کہ وہ معصیۃ لذاتہ ہے نہ لغیرہ کما قال اللہ تعالے ان بعض الظن اثم

جواب نمبر ۲۔ خطرات قلبیہ افعال اختیاریہ قلب نہیں بلکہ یا تو توہمات قوت واہمہ ہیں۔ یا مکائد شیطانیہ اسی واسطے ایسے خطرات کے ہجوم کے وقت تعوذ کا حکم ہے۔ کما ھو مصرح فی بعض الاحادیث۔ بخلاف ظن کے کہ افعال اختیاریہ قلب سے ہے۔ اسی واسطے انسان کو عموماً

---

[1] اصل سوال یہی ہے جسکو آپنے اب شروع کیا ہے۔ تو اس سے پہلی تقریر بے محل ہے؟ (ایڈیٹر)

[2] میرے خیال میں یہ بدگمانی نہیں۔ بلکہ حسن ظن ہے۔ کیونکہ اس مثال کا مطلب میں سمجھا ہوں (اس قائل کے خیال میں) مولوی ثناء اللہ کی وجہ سے جماعت اہلحدیث بے اولاد سے صاحب اولاد ہوگئی۔ الحمد للہ (ایڈیٹر)

ولیس الغرض ثنائی - بجواب ام القرآن معروی [illegible]

دال ایمان کو خصوصاً حکم تاکیدی ہے۔ کہ وہ بدگمانی سے محفوظ رہیں۔ اور اپنے قلب کو ایسے افعال کی طرف سے باز رہنے پر مجبور کریں۔

ہذا تلخیص ما عندی وفی المقام مباحث ترکنا مخافۃ التطویل لا وردتہا واللہ اعلم وعلمہ اتم

میں نے عربی عبارتوں کا ترجمہ اس وجہ سے نہیں کیا کہ یہ مذاکرہ ایسا نہیں ہے جس سے عوام کو دلچسپی ہو۔

حررہ الراجی رحمۃ ربہ القوی خلیل الرحمٰن المهواروی الاعظمی

لے مہربانی کر کے نامہ نگاران ہر غیر اردو عبارت کا اردو میں ترجمہ کیا کریں۔ کیونکہ اخبار کی زبان اردو ہے۔ (اڈیٹر)

اس مذاکرہ کے متعلق تین مضمون اور ہیں وہ درج کر کے اسکو بند کیا جاوے گا۔ بحث کافی ہو چکی ہے۔

اڈیٹر

مواظبت کرنا وظائف ماثورہ پر رستہ ہے اللہ کے قرب کا

اہل بصیرت نے جان لیا ہے۔ کہ نجات کی صورت بدون اللہ سے ملنے کے نہیں ہوتی ہے۔ اور ملنا اللہ سے بغیر مرنے کے نہیں ہو سکتا ہے۔

بے فنائے خود میسر نیست دیدار شما
میفرستد خویش را اول خریدار شما

اور ملنے کی راہ سوائے اس کے کوئی نہیں ہے۔ کہ بندہ اللہ کا محب اور عارف ہو۔ اور اسی حال پر مرجاوے۔ اور انسیت و محبت بدون ذکر محبوب کے میسر نہیں ہوتی ہے۔ اور معرفت اللہ کی ذات و صفات و افعال کے کچھ موجود بھی نہیں ہے جیسے الا کل شیء ما خلا اللہ باطل یعنی اللہ کا نام سچا جھوٹا ہے سب جگ۔ دوم ذکر و فکر تب ہی میسر ہوتا ہے۔ کہ دنیا اور دنیا کے شہوات اور لذات کو رخصت کر دے۔ اور اس مقدار زائد سے جو کہ زندگی کے لئے ضروری نہیں ہے۔ علیحدہ ہو جاوے

کار دنیا کسے تمام نکرد
ہرچہ گیرید مختصر گیرید

اور یہ سب باتیں اس وقت ہوتی ہیں۔ کہ آدمی اپنی رات دن کی تمام اوقات کو ذکر و فکر میں ڈوبا رکھے۔ لیکن نفس کی سرشت یہ ہے۔ کہ وہ ایک طرح کے ذکر و فکر کرنے سے تھک جاتا ہے۔ اور ایک طرز پر صبر نہیں کرتا لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ۔ اور اللہ نہیں تھکتا ہے۔ جب تک کہ بندہ نہ تھکے۔ اس لئے اس جبلت نفس کی بھی رعایت ضروری ہے۔ کہ ہر وقت میں ایک نئے ڈھنگ کا وظیفہ اس کے لئے چاہئے تاکہ اس تبدیل ذائقہ سے اسکی لذت بڑھے۔ اور رغبت زیادہ ہو۔ اور دوام رغبت کی وجہ سے وہ ہمیشہ اس وظیفہ پر جما رہے۔ اس لئے تقسیم وظائف کی مختلف طور پر کی گئی ہے۔ ذکر و فکر کا تمام اوقات یا اکثر ساعات کو حاوی ہونا چاہئے۔ کیونکہ نفس اپنی طبیعت سے طرف لذات دنیا کے جھکتا ہے۔ اگر نصف وقت دنیا کی تدبیرات و امور معاش کی خواہشوں میں صرف ہوگا اور نصف وقت عبادت میں تو برابری دونوں وقتوں کی باقی نہ رہیگی۔ کہ نصف اول کو میل طبعی کی وجہ سے ترجیح ہوگی۔ گو ظاہری جہت سے دونوں وقت برابر ہیں۔ دل دنیا کی تلاش میں خوب صاف و مجرد رہتا ہے۔ اور عبادت کی طرف دل کا پھرنا بناوٹ اور بزدلی سے ہوتا ہے۔ لہذا عبادت میں دل کا اخلاص و حضور کبھی میسر آجاتا ہے اور کبھی نہیں۔ پس جو شخص کہ جنت میں بے حساب جانا چاہے۔ اوسکو ضرور ہے۔ کہ وہ اپنے سارے اوقات طاعت و عبادت میں لگائے رکھے۔ اور جو کوئی اپنی حسنات کا پلہ بھاری رکھنا چاہے۔ وہ اپنے اکثر اوقات اسی طاعت و عبادت میں بسر کرے۔ اور جو شخص الیسا ہے کہ وہ کچھ اچھے کام کر رہا ہے۔ اور کچھ برے۔ تو اسکا معاملہ خطرناک ہے۔ بہرحال اللہ کے کرم سے نا امیدی نہیں ہے۔ بلکہ معافی کی توقع لگی ہے خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ رات دن کے اوقات کو ذکر و فکر میں لگائے رکھنا تو بصیرت سے دیکھنے والوں کو تو منکشف ہو جاتا ہے لیکن جس کو بصیرت نہیں ہے۔ تو وہ اللہ تعالیٰ نے خطاب سے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکر نور ایمان سے خیال کرے کہ ان خطابات سے کیا بات نکلتی ہے۔ حالانکہ حضرت سب بندوں سے زیادہ تر قرب و منزلت میں تھے۔ جیسے یہ خطاب اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا اور فرمایا۔ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ۔ پھر یہ سوچو۔ کہ جو بندے اللہ کے کامیاب ہیں۔ اللہ جل شانہ نے ان کی کیا صفت بیان کی ہے۔ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ہر جگہ اس نوع کی آیتیں بہت ہیں۔ پس ان سے ثابت ہوا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف کا راستہ اوقات کی نگرانی اور انکا وظائف سے معمور رکھنا ہے۔

غافل ز احتیاط نفس یک نفس مباش
شاید ہمیں نفس۔ نفس واپسیں بود

(راقم محمد ابراہیم پولیس جمعدار پنشنخوار از دارہ ملک برار)

کس کی تقلید کی جاوے

زید جس کے تمام اعمال بلحاظ تقلید کے اندر ہیں وہ ایک لائق منشی اور معمولی زمینداروں کا حلیہ رکھتا ہے اور دینی تعلیم میں صرف قرآن شریف باترجمہ جانتا ہے۔ البتہ صوم و صلوٰۃ وغیرہ کے مسائل میں اچھا واقف ہے فقہ حنفی کی چند کتابیں پڑھا ہوا ہے۔ بال بچے دار ہے۔ عمرو الدش کو یہ وہم ہے۔ کہ وہ غیر مقلد ہے۔ زید اگرچہ مقلد ہے لیکن استعانت ان اولیائے کرام سے جو فوت شدہ یا نظر سے غائب ہوں کفر و شرک سمجھتا ہے۔ اسقاط مروجہ اس علاقہ میں بعد از نماز جنازہ طالب العلم۔ مولوی۔ مساکین ایک جگہ گول دائرہ بنا کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور ایک گٹھڑی میں میوہ۔ شیرینی اور پیسے اور ایک یا متعدد قرآن شریف باندھکر ولی میت دائرہ میں اس گٹھڑی کو میت کی اسقاط میں امام محلہ کو بخشدیتا ہے۔ اور امام صاحب منظور کر کے اپنی دائیں جانب کے آدمی کو بخشتے ہیں اور ملک کر دیتے ہیں۔ وہ اسی طرح دوسرے اور دوسرا تیسرے کو علی ہذا القیاس مع کتاب اللہ کے وہ گٹھڑی دائرہ میں تین چکر لگاتی ہے۔ بعد ازاں قرآن شریف خواہ ایک ہو خواہ زیادہ۔ امام خود لے لیتے ہیں۔ اور تھوڑی سی شیرینی

AsliAhleSunnet.com

اور چند روپے اپنی جیب میں ڈالکر ولی میت کو اجازت دیتے ہیں کہ وہ باقی ماندہ اسقاط کو حاضرین مساکین پر تقسیم کر دیوے) تیجا۔ ساتواں۔ چہلم۔ اور گیارہویں عرس۔ وغیرہ رسومات کو بدعت جانتا ہے۔ اور ہجو قسم باقی رسومات میں بعض کو بدعت بعض کو حرام اور بعض کو کفر و شرک بیان کیا کرتا ہے۔ اس پر اکثر اوقات باپ بیٹے کا تکرار ہو جاتا ہے۔ اس شہر کے قاضی صاحب جو اپنے نفس پر سے دوزخ کی آگ حرام کرنے کی خاطر اسی محرم میں پاکپٹن کے آستانہ سے گذر کر حال ہی میں واپس تشریف لائے ہیں۔ انہوں نے لنگر کی روٹی کا ٹکڑہ (جس سے ان کے نزدیک کھانے سے عقیدہ صاف ہوتا ہے) عمر کے گھر بھیجا۔ زید کی والدہ نے تبرک جان کر اس میں اسقدر حصہ زید کو دیکر کہا بیٹا فلاں خانقاہ کا خوردہ ہے بسم اللہ کر کے کھالے۔ زید نے جواب دیا کہ اس کے کھانے میں کوئی ثواب نہیں میں نہیں کھاتا۔ اس پر عمر کو غصہ آیا۔ اور زید کو گالیاں دینی شروع کیں۔ زید باہر نکل گیا۔ ۱۰ محرم کی رات کو جب زید گھر میں داخل ہوا۔ تو عمر نے اسقاط مروجہ اور عرس اور خوردہ مذکورہ اور استعانت وغیرہ پر بحث چھیڑ کر زید کو مار پیٹ شروع کی۔ اس وقت کا نظارہ عجیب تھا۔ زید کہتا تھا کہ میں مقلد ہوں۔ اور عمل امورات متنازعہ پر خارج از تقلید ہے۔ ہرگز انکو جائز نہیں کہونگا۔ عمر اس کو داڑھی سے پکڑ کر گھسیٹتا تھا۔ اور کہتا تھا۔ کہ تو منافق اور شیطان اور مرتد وہابی ہے۔ تقلید میں یہ سب باتیں داخل ہیں۔ زید مظلوم کی بیوی اور چھوٹے چھوٹے بچے اس ظلم کو دیکھ رہے تھے۔ دو گھنٹے کامل زید کی یہ حالت تھی کہ کبھی تو سر لات مکا۔ سونٹا چلتا تھا۔ اور کبھی داڑھی سے پکڑ کر گھسیٹا جاتا تھا۔ قریباً آٹھواں حصہ بال داڑھی کے اکھڑ گئے۔ بالوں کی کھینچا تانی سے غبغب اور ٹھوڑی غریب کی سوجھ گئی۔ آخر کار وہی قاضی صاحب موصوف پاکپٹن کے حاجی شہر کے امام مسجد شور و پکار پر تشریف لائے۔ پردہ کیا گیا۔ مولوی صاحب اندر آ کر بہت افروختہ ہوتے۔ زید کا خیال تھا کہ مولوی صاحب اچھے خاصے فقیہ ہیں امید ہے کہ منصفی کر کے مجھے اس ظلم سے نجات دینگے۔ لیکن افسوس مولوی صاحب نے پہنچتے ہی پہلے جو الفاظ کہے۔ وہ یہ ہیں کہ زید! تو لامذہب۔ اور بیدین۔ اور غیر مقلد بن گیا ہے۔ ادھر ادھر کی ضعیف بے سند حدیثیں پڑھنے سے تیرا ایمان خراب ہو گیا اگر تو سلوک کی کتابیں پڑھتا۔ تو اسطرح لامذہب نہ ہوتا تیرا یہی علاج ہے۔ اور پھر بیٹھ کر اسقاط مروجہ اور عرس وغیرہ رسومات پر دلائل بیان کرنے شروع کیے۔

اسقاط مروجہ کو حیلہ بنا کر ایوب علیہ السلام کے حیلہ پر قیاس کیا۔ اور عرس کو بارہ وفات کے سانچے میں ڈھال کر محبت اولیاء اللہ پر مبنی ٹھہرایا۔ سمیع ہونے کا ثبوت درود و نماز ایھا النبی رحمۃ اللہ وبرکاتہ سے پیدا کر کے اولیاء اللہ کو بجائے قضائے حاجت حل مشکلات دور دور سے پکارنا جائز قرار دیا۔ حنفی ہوں تو ایسے ہوں ؎

گر ہمیں مکتب است و ہمیں ملّا
کار طفلاں تمام خواہد شد

مولوی صاحب کی تقریر پر زید نے صرف اتنا کہا۔ کہ مولوی صاحب! میں نے تا حال کوئی کتاب حدیث پاک کی کامل نہیں پڑھی۔ البتہ ادھر ادھر سے سنی سنائی حدیثیں چند ایک یاد ہیں۔ اور اسوقت میں نے کوئی حدیث اپنے قول کے ثبوت میں پیش نہیں کی۔ البتہ میں مدعی تقلید ہو کر کہتا ہوں کہ امورات متنازعہ پر عمل کرنا خارج از تقلید ہے۔ اور آپ تو مقلد ہیں۔ ان باتوں کے ثبوت میں آپ کو چاہئے تھا۔ کہ قول امام اعظم سے پیش کرتے۔ نہ کہ خود اجتہاد کرنے بیٹھ جاتے ہو۔ یہ جواب بھی عمر کو گستاخانہ معلوم ہوا۔ مولوی صاحب نے آئیں بائیں شائیں کر کے زید کو غیر مقلد ہی ٹھہرایا۔ اور تشریف لے گئے۔ دوسرے دن زید کی داڑھی پھر عمر نے تھوڑی بہت اکھاڑی اب زید حیران ہے کہ ایک تو وہ فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا کے زیر عمل مار پیٹ میں سر اونچا نہیں کر سکتا۔ دوم وہ اگر امورات متنازعہ میں والد کا اتباع نہ کرے۔ تو والد اسکو عاق کرتا ہے۔ اور بد دعائیں دیتا ہے سوئم اگر ان کو جائز جان کر ان پر عامل ہو جائے۔ تو وہ حیران ہے کہ اب کس کی تقلید کی جاوے

امید ہے کہ آپ بذریعہ اخبار اہلحدیث زید کی تسلی تشفی کرنے کے علاوہ ایسی راہ دینگے جس پر عمل کرنے سے وہ مظلوم قدرے آرام پاوے گا۔ اللہ تعالے آپکو جزائے خیر عطا فرمائے آمین

(خریدار ۳۵۸۳ از ایبٹ آباد)

اڈیٹر۔ صورت مرقومہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اتباع کا حکم ہے جس طرح انہوں نے اپنے باپ اور قوم سے برتاؤ کیا تھا۔ اسی طرح شخص مذکور کرے۔ یعنے باپ اور دیگر اقربا کی رسوم شرکیہ میں شریک نہ ہو مگر ان کا ادب اور ادائے حقوق کا ہمیشہ خیال رکھے۔ خدا مدد کرے گا انشاء اللہ۔ باقی رہی اس بات کی تحقیق کہ یہ رسومات مروجہ حنفی مذہب میں ہیں یا نہیں سو اس کا طریق آسان ہے۔ فقہ کی کسی معتبر کتاب کو اٹھا کر دیکھ لیں۔ اگر اس میں یہ رسوم مل جاویں۔ تو سمجھیں کہ حنفی مذہب میں داخل ہیں۔ نہ ملیں تو خارج۔ بس اور زیادہ کرید کرنے کی کیا حاجت ہے؟

قربانی آہو وغیرہ} اہلحدیث ۱۹ اکتوبر میں ہرن کی قربانی کے متعلق ایک سوال نظر آیا تھا۔ حدیث شریف سے تو یہ ثابت نہیں۔ بلکہ محدثین لکھتے ہیں کہ اونٹ گائے۔ بکری کے ماسوا قربانی ناجائز ہونے پر اجماع ہو چکا ہے۔ مگر امام حسن بن صالح سے ہرن کی قربانی آئی ہے۔ یہ حضرت اگر آج ہوتے تو شذوذ و خرق اجماع کے جرم میں کوئی نہ کوئی فتویٰ لے بیٹھے ہوتے مگر خدا بھلا کرے۔ اگلے صلحائے امت کا کہ کسی سے کچھ ان کے حق سخن معلوم نہیں ہے

(۱) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا خود آنحضرت صلعم کے ہمراہ گھوڑوں کی قربانی کرنے کا ذکر بھی ملتا ہے۔ اور (۲) ابوہریرہؓ جیسے جلیل القدر صحابی سے مرغا ہی کرنا آیا ہے۔ دیکھئے سبل السلام ج ۲ صفحہ ۶۶ اور تلخیص حبیر جلد ۲ صفحہ ۳۸۹ میں حافظ ابن حجر نے تخریج بھی امام سہیلی کا حوالہ دیا ہے

واللہ اعلم

ابو داؤد محمد عبداللہ از بہاولپور

AsliAhleSunnet.com

فتاوے

تصحیح طلب۔ اخبار اہلحدیث مورخہ ۳۰ ذی الحجہ کو سوال ع۱۴۱ کا جواب آپ نے جو تحریر کیا ہے۔ خدا پاک کمائی کے سوا کچھ قبول نہیں کرتا۔ سو گذارش ہے۔ سائل کا سوال ہے۔ کہ حرام پیشہ کے ہاں کی ضیافت کا کھانا جائز ہے یا نہیں جس کا جواب آپ یہ دیتے ہیں۔ کہ خدا پاک کمائی کے سوا کچھ قبول نہیں کرتا۔ اسکو پورے طور سے خلاصہ کر کے تحریر فرما دیں۔ کہ کھانا جائز ہے یا نہیں (محمد عثمان از دہلی)

جواب۔ سوال میں چونکہ صدقہ وخیرات کا ذکر تھا۔ اس لئے جواب میں کفایت کی گئی۔ ورنہ مفصل جواب یہ ہے۔ کہ نہ اوس کی خیرات قبول ہے نہ اوسکا کھانا جائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ کل لحم نبت بالسحت فالنار اولی بہ۔ جو گوشت حرام سے پلا ہوگا۔ اوسکو آگ ہی کھائیگی

س نمبر ۵۴۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ حضرت کی امت میں تہتر ۷۳ فرقے ہونگے۔ ان میں سے ایک فرقہ جو حضرت اور حضرت کے اصحاب کے طریقے پر ہوگا۔ جنتی ہوگا۔ باقی سب فرقے دوزخی ہیں۔ فرماتے اب ہر ایک فرقے میں بات کا دعویٰ ہے کہ ہم حضرت کے طریق پر ہوں۔ باقی سب گمراہ ہیں

آنحضور سرور عالم نے پھر دوسری جگہ ارشاد فرمایا ہے (علماء میں جو اختلاف پایا جائے وہ عین رحمت ہے) اب یہ فرمائیے۔ کہ جن علماء نے بوجہ اختلاف کے اپنا اپنا فرقہ علیحدہ کر لیا ہے۔ تو کیا اس حدیث سے یہ تصور نہیں ہوسکتا۔ کہ تہتر فرقے ہو جاویں۔ تو کیا مضائقہ۔

ج نمبر ۵۴۔ بیشک ہر فرقہ ناجی کا دعوے کرتا ہے مگر اس کی پہچان بالکل آسان ہے۔ حدیث مذکور کا مطلب یہ ہے کہ جو ایمانی عقاید رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھائے اور جن پر صحابہ رہے جو فرقہ اونہی پر ہوگا۔ وہ ناجی ہے۔ اس کی پہچان آسان ہے جو فرقہ اپنے اعتقادات کو صحابہ کے اعتقادات سے ثابت کر دے پس ہم اوس کو ناجی سمجھیں گے۔ حدیث شریف میں جو اختلاف امت کو رحمت کہا گیا ہے۔ اوسکا **مطلب** وہ فروعی مسائل ہیں جن کے اختلاف سے ایمانی عقائد خراب نہیں ہوتے۔ جس کی مثال حدیث بخاری سے ملتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند صحابہ کو بنی قریظہ کی طرف بھیجکر حکم فرمایا کہ نماز عصر اون کے موضع ہی میں پڑھنا راستے میں جب سورج قریب الغروب ہوا۔ اور موضع بھی قریب آگیا۔ تو صحابہ میں اختلاف ہوا۔ بعض نے کہا حضرت کی یہ مراد نہ تھی۔ کہ نماز قضا کر دینا۔ بلکہ آپ کی مراد تھی۔ جلدی جانا چنانچہ ہم پہنچ گئے ہیں۔ اس لئے ہم تو نماز وقت پر پڑھیں گے۔ بعض نے کہا ہم تو حکم کے مطابق وہاں پہنچکر ہی پڑھیں گے۔ آخر بعد واپسی یہ معاملہ حضور کی خدمت میں پیش ہوا۔ صحیح بخاری کے لفظ ہیں لم یعنف واحدا منہم (بخاری جلد ۲ صفحہ ۵۹۱) یعنے حضور نے کسی فریق پر ناراضگی نہ فرمائی۔

س نمبر ۵۵۔ ایک شخص مرض بواسیر میں مبتلا ہے جب سے اس کا خون مدت تک جاری رہا لیکن علاج کرنے سے خون بند ہو گیا ہے۔ اور مقعد پر زخم بن گئے ہیں جس سے ہر وقت سفید جیسا پانی جاری رہتا ہے۔ اور مریض مذکور ہر وقت چوتہ چڑھائے رہتا ہے۔ اب شرعی حکم کس طرح ہے کیا اس مریض کو ہر نماز کے ساتھ استنجا اور وضو کرنا لازم ہے۔ یا فقط وضو کرنے کی حاجت پڑے گی۔ اس صورت میں جب اس نے بول وبراز نہ کیا ہو۔ (خریدار ۳۴۴۳)

ج نمبر ۵۵۔ بموجب حدیث پاخانہ یا پیشاب کے سوراخ سے کچھ نکلے تو وضو ٹوٹتا ہے۔ شخص مذکور کو جو رطوبت نکلتی ہے۔ وہ زخموں سے نکلتی ہے اندر سے نہیں۔ اس لئے اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ العلم عند اللہ۔ اللہ اوسکو شفا بخشے۔ ۲ پائی داخل غریب فنڈ

س نمبر ۵۶۔ زید نے خالد کی معرفت بکر کی طرف بند چٹھی ارسال کی۔ خالد نے چٹھی پہلے خود کھولکر پڑھی اور من بعد بکر کو دیدی۔ اس میں راقم اور مکتوب الیہ دونوں کو رنج پہنچا۔ اب سوال یہ ہے۔ علاوہ دونوں کے رنجیدہ ہونے کے بروئے شریعت خالد کو چٹھی کھولکر پڑھنی جائز ہے یا ناجائز۔

نوٹ۔ نیز مذکورہ بالا امر کی بابت آجکل گورنمنٹ کا کیا قانون ہے۔ (عبدالعزیز سوداگر پشاور)

ج نمبر ۵۶۔ اگر چٹھی بند تھی۔ اور خالد کو اوس کے دیکھنے کی اجازت نہ تھی۔ یا اون کے باہمی مراسم ایسے نہ تھے جن کی وجہ سے وہ آپس میں ایسا برتاؤ کیا کرتے ہوں اور کسی کو رنج نہ ہوتا ہو۔ تو ان سب صورتوں میں خالد ایک قسم کی خیانت کا مرتکب ہوا۔ اوس کو دونوں طرف سے معافی مانگنی چاہیئے۔

گورنمنٹ کا قانون کسی وکیل سے پوچھ لیں۔ ۲ پائی داخل غریب فنڈ

س نمبر ۵۷۔ ہم مسلمان ملازمین منٹگمری سے خانیوال تک دورے میں رہتے ہیں۔ اس سفر میں نماز قصر کا کیا حکم ہے۔ قصر کریں۔ یا نہ (احمد الدین فارمین)

ج نمبر ۵۷۔ قصر کسی سفر میں بھی واجب نہیں صرف جائز ہے۔ سفر مذکور میں جائز ہے۔ پوری پڑھیں تو اچھا ہے۔

س نمبر ۵۸۔ دینی مدرسہ میں جو صدقات خیرات آتے ہیں۔ بوقت ضرورت اون صدقات کا مدرسین کی تنخواہوں میں دینا جائز ہے یا نہیں۔

(ایک سائل از بنگال)

ج نمبر ۵۸۔ مدرسین کی تنخواہ بھی دراصل طلبا ہی کے لئے ہے۔ اگر مدرسین کو تنخواہ نہ ملے گی تو تدریس بھی بند ہو جائیگی۔ پھر نہ مدرسہ نہ طالب علم رہیں گے اس لئے مدرسین کی تنخواہ میں صدقات اور زکوٰۃ کا دینا اوسی طرح جائز ہے۔ جس طرح عاملین کو زکوٰۃ میں سے دینا جائز ہے۔ ار داخل غریب فنڈ

س نمبر ۵۹۔ ایک امام نماز کے لئے مقرر ہے۔ ایک شخص اوس سے کسی دنیاوی وجہ سے ناراض ہو کر الگ ہو گیا ہے۔ اور چند آدمیوں کو ملا کر الگ امام بنا لیا۔ جمہور نمازی امام اول کے ساتھ ہیں۔ کیا اوس شخص کا یہ فعل جائز ہے؟

(قادر بخش از کلکتہ مٹیا برج)

ج نمبر ۵۹۔ اگر محض نفسانیت اور دنیاوی رنجش سے ایسا کیا ہے۔ جیسا کہ سوال سے مفہوم ہے۔ تو یہ جائز نہیں۔ دنیاوی رنجش کو دینی کام میں نہیں لانا چاہیئے۔ قرآن مجید اور حدیث شریف میں منع ہے۔ ار داخل غریب فنڈ

اطلاع۔ جو صاحب فتوے بھیجیں وہ غریب فنڈ کا ضرور خیال رکھیں۔ غریب فنڈ ایک ایسی مد ہے جس سے بیشمار کم استطاعت مستفید ہو کر دعا خیر کرتے ہیں۔

AsliAhleSunnet.com

متفرقات

حساب دوستاں } مندرجہ ذیل نمبر کے احباب کی قیمت ماہ جنوری میں ختم ہے۔ ۱۰ جنوری ۱۵ ء کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ خدانخواستہ کسی صاحب کو منظور خریداری منظور نہ ہو یا چندروزہ مہلت چاہتے ہوں تو واپسی ڈاک اطلاع دیکر مشکور فرمائیں۔ تاکہ وی پی واپس آنے سے دفتر کا لاحق نقصان نہ ہو۔ مینیجر

۲۳۰-۶۲۶-۲۵۷-۴۵۱-۴۶۰-۴۶۷-۴۷۵
۷۹۴-۸۸۴-۹۵۰-۹۹۳-۱۰۳۴-۱۰۳۶
۱۰۴۳-۱۳۱۸-۱۳۲۵-۱۳۳۹-۱۳۶۹
۱۵۷۴-۱۵۷۵-۱۵۸۲-۱۵۸۳-۱۵۸۰-
۱۶۴۲-۱۶۸۴-۱۸۳۰-۱۸۳۵-۱۸۶۱-
۱۸۵۵-۱۹۵۶-۲۱۶۲-۲۱۶۵-۲۱۶۰-
۲۱۶۹-۲۱۷۲-۲۱۷۴-۲۱۷۵-۲۴۹۸-۲۶۰۶
۲۶۲۴-۲۶۳۳-۲۶۳۹-۲۶۴۲-۲۶۴۵
۲۶۵۲-۲۶۵۵-۲۶۶۵-۳۰۶۰-۳۰۷۲
۳۰۷۴-۳۰۷۶-۳۰۷۷-۳۰۷۱-۳۰۸۱
۳۰۸۲-۳۰۸۵-۳۰۸۸-۳۰۸۹-۳۰۹۰
۳۰۹۱-۳۰۹۳-۳۰۹۴-۳۰۹۵-۳۰۹۷
۳۰۹۸-۳۱۰۰-۳۱۰۸-۳۱۱۰-۳۱۱۳
۳۱۱۸-۳۲۲۱-۳۲۲۴-۳۲۲۵-۳۲۷۷-۳۲۳۴
۳۴۲۱-۳۴۲۲-۳۴۳۵-۳۴۳۶-۳۴۳۷
۳۴۳۸-۳۴۳۹-۳۴۴۰-۳۴۴۱-۳۴۴۲-۳۴۳۰-
۳۴۴۳-۳۴۴۴-۳۴۴۵-۳۴۴۶-۳۴۴۷
۳۴۴۸-۳۵۴۰-۳۵۵۹-۳۵۶۵-۳۵۶۶
۳۵۷۴-۳۵۸۲-۳۷۳۰-

گرانی کاغذ وغیرہ کے نرخ کو دیکھکر آج تک جتنے بھائیوں کی رائیں آئی ہیں یہی لکھتے ہیں۔ کہ قیمت بڑھا دی جائے مگر ہیں تاحال اسی رائے پر ہوں جس کی وجوہات بھی رکھتا ہوں کہ قیمت کا بڑھنا بہت سے احباب کو ناگوار ہوگا۔ اس لئے بجائے قیمت بڑھانے کے بہی خواہان اہلحدیث اس کی اشاعت پر توجہ کریں۔ تو گرانی کی کسر نکل سکتی ہے۔ بہرحال یہ فیصلہ احباب کی رائے اور عمل پر ہے۔ جلدی توجہ کریں۔

شکریہ احباب } مسٹر شوکت علی خاں صاحب اپنے ان احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ان کی اہلیہ مرحومہ کے انتقال پر تعزیت کے تار اور خطوط وغیرہ بھیجے۔

ناظرین دعا کریں۔ خدا مرحومہ کو بخشے۔ اور خانصاحب کو نعم البدل عطا کرے۔ آمین

ریویو } قادیانی جماعت کی طرف سے ایک رسالہ اس مضمون کا نکلا تھا کہ بعد زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت جاری ہے۔ چونکہ یہ عقیدہ جملہ اہل اسلام کے خلاف ہے اس لئے اس کتاب کا رد بہت ضروری تھا۔

انجمن تائید الاسلام لاہور نے اس کا رد چھپوایا۔ جو قابل دید ہے۔ اور بہت سے معلومات کا ذخیرہ ہے قادیانی مناظرات سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب کو اس کا دیکھنا مفید ہوگا۔ قیمت بلا محصول ۲ ر ملنے کا پتہ منشی پیر بخش پنشنر سکرٹری انجمن تائید الاسلام لاہور دروازہ بھاٹی۔

تریاق احسن } یہ ایک طبی کتاب ہے جس کے مصنف کا دعوے ہے۔ کہ اس میں امراض متعفنہ وبائیہ وغیرہ کا بیان مع آسان علاج کے کیا گیا ہے۔ بعض مواقع پر آیات قرآنی کو بے محل لکھا گیا ہے مصنف کو اپنے موضوع میں رہنا چاہئے تھا قیمت فی نسخہ عمر جو ضخامت اور صورت کے لحاظ سے زیادہ ہے۔ ملنے کا پتہ۔ حکیم محمد احسن جنڈیالوی امرتسر۔

تفسیر آسمانی سبحان الستانی } یہ تفسیر سورہ فاتحہ کی ہے۔ اس کی خوبی خود اسی سے ظاہر ہے۔ کہ مصنف صاحب علوم ظاہری سے تو بہرہ ور نہیں مگر مرزا صاحب کی مریدی میں ان کے الہام قدرت ثانیہ کا مظہر ہیں اس لئے آپ قادیانی اور لاہوری دونوں پارٹیوں سے الگ سلسلہ کے بانی ہیں۔ خلیفہ اول قادیانی سے بھی آپکو خلاف تھا۔ آپ بجائے خود مدعی خلافت ہیں۔ خلیفہ اول (خدا معلوم کیوں؟) آپکو مراقی کہتا تھا۔ بہرحال یہ تفسیر گو سورہ فاتحہ کی تفسیر نہیں۔ بلکہ مصنف کے دل ودماغ کے خیالات ہیں۔ تاہم قادیانی فرقہ کے اندرونی حالات دکھانے کیلئے اچھی ہے۔ قیمت عمر پتہ۔ عائذ باللہ۔ امۃ من اللہ۔ نائب رسول اللہ۔ محمد عبداللہ

تیماپور ضلع لنگسگور (دکن)

جواب طبی۔ استفسار مندرجہ اہلحدیث ۲۸ نومبر ۲۴ء پہلے کسی طبیب کے مشورہ سے منضج وجلاب کی تدبیر کرلیں۔ تو بہتر ہے۔ بعد معجون برد الساعۃ پہلے کچھ کم شروع کرکے نصف ماشہ تک عصر کے بعد خالی پیٹ کھایا کریں۔ یہ معجون بنانا کام رکھتا ہے۔ بنا بنایا منگا لیں۔ ترشی اور تیز اور ترش اشیاء سے پرہیز ہے۔ واللہ الشافی

ابوداؤد عبداللہ داؤدی شفاخانہ بہاولپور۔

جواب التماس مندرجہ اہلحدیث ۱۲ دسمبر شیخنا وشیخ الکل سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کی سوانح بنام الحیات بعد الممات آپ کے پوتے مولوی ابوالحسن صاحب سے بہ پتہ پھاٹک حبش خاں دہلی ملے گی۔ قیمت تخمیناً عہ ہوگی۔ اس میں زمرہ تلامذہ آنجناب از لاہور وپنجاب احقر کا نام بھی شرفیاب پائینگے ابوداؤد عبداللہ ساکن برکھائی متصل چونیاں ضلع لاہور حال بہاولپور۔

بنک زمینداراں بجواب مذاکرہ مندرجہ اہلحدیث ۱۲ دسمبر

زمانہ کی ہوا کھائے ہوئے علماء کی تو کبھی نہیں جاتی مگر منقولات شرع کے دائرہ میں گھرے ہوئے تو کوئی کم ہی ایسے ہونگے جو کسی بھی ایسے سود میں بہبود خیال کریں۔ جو کسی راس المال کے بعوض قرض دینے پر مقرر ہو۔ مرفوعاً اگرچہ ضعیف مقرر ہے۔ مگر صحابہ کے آثار سے ثابت ہے۔ کہ کل قرض جر نفعاً فھو ربوا۔ یعنی قرض پر جو فائدہ بھی اٹھائیں وہ بیاج ہے۔ ھذا واللہ اعلم (ابوداؤد محمد عبداللہ)

انجمن اسلامیہ گورکھپور کا جلسہ

۲۹-۳۰-۳۱ دسمبر کو ہوگا۔ حضرات علماء کرام نے شرکت جلسہ منظور فرمائی ہے۔ جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب دہلوی جناب مولوی بشیر احمد صاحب عثمانی دیوبندی۔ جناب مولوی مرتضےٰ حسین صاحب دیوبندی جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب شیر اسلام امرتسری جناب مولوی ابوالقاسم صاحب بنارسی جناب مولوی عبدالمجید صاحب بنارسی فاضل۔ جناب مولوی قطب الدین صاحب پریذیڈنٹ چیف جسٹس بہاولپور چاند سہسوانی۔ اور موصوف کے ہمراہ اور دو لیکچرار ہونگے۔ صہ

جناب مولوی اسرار الحق صاحب طوطی ہند بہشنگ۔ جناب مولوی عبدالسمیع صاحب مدرس مدرسہ دارالعلوم دیوبند۔ جناب مولوی نظام الدین صاحب جہجری۔ جناب خواجہ کمال الدین صاحب [illegible]

AsliAhleSunnet.com

انتخاب الاخبار

جنگ کی بابت اتنا یقینی ہے۔ کہ ہر طرف جاری ہے تفصیل عنداللہ۔

جرمن افسر جو ترکی فوج میں ہیں بظاہر مسلمان ہو کر مسجدوں میں نمازیں پڑھتے ہیں۔ اون کے بٹنوں پر کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے۔

مصر کے ملک کو انگریزی گورنمنٹ نے الحاق کر کے اپنا ایک صوبہ قرار دے لیا ہے۔

گیارہ جرمن جنگی جہازوں نے انگلستان کے شمال مشرق ساحل کے قلعہ بند مقامات سکاربرو وہیٹی اور ہارٹل پول پر گولہ باری کی۔

ہارٹل پول پر ایک گو گیس کے ذخیرہ پر پڑا۔ جو پھٹ کر مشتعل ہو گیا۔

ہارٹل پول میں ۵۵ شہری آدمی ہلاک اور ۱۱۵ زخمی ہوئے۔

سکاربرو میں ۱۸ ہلاک اور ۷۰ زخمی ہسپتال میں پہنچے ہیں

وہیٹی میں دو ہلاک اور ۲ زخمی ہوئے۔

محکمہ جنگ انگلستان نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہارٹل پول کے توپخانہ نے دشمن کے جہازوں کو نقصان پہنچایا

جرمن مسلح تجارتی جہاز کا روٹ جزیرہ گوام میں غیر مسلح کر دیا گیا ہے۔

ایک انگریزی آبدوز کشتی نے درہ دانیال میں داخل ہو کر ترکی جنگی جہاز مسعودیہ پر تارپیڈو پھینک کر اسے غرق کر دیا۔

مسعودیہ کے آدمی کشتیوں پر سوار ہو کر بچ گئے

۱۴ - دسمبر کو انگریزی بیڑے نے درہ دانیال پر گولہ باری کی۔

وینس (اٹلی) کی خبر ہے۔ کہ آسٹریا کی دو تباہ کن کشتیاں سرنگوں سے ٹکرا کر غرق ہو گئیں

روس کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ گذشتہ جنگ بحیرہ بالٹک میں جرمن جنگی جہاز فریڈرک کارل غرق کر دیا گیا تھا۔ اور اس کے ۲۰۰ آدمی ہلاک ہو گئے تھے۔

پیرس کی سرکاری اطلاع سے پایا جاتا ہے کہ برطانوی بیڑہ نے ویسٹنڈ (واقعہ بلجیم) پر جو جرمنوں کے قبضہ میں ہے۔ گولہ باری کی۔

جرمن فیلڈ مارشل وان ڈر گولٹز نے (جو آج کل بسلسلہ واقعہ بلجیم کا حاکم ہے) ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ جرمنی ایک سال تک جنگ جاری رکھنے کے لئے تیار ہے

انور پاشا علاقہ قفقاز (کوہ قاف) میں ترکی سپاہ کی کمان پر گئے ہیں۔

متحدہ افواج۔ فرانس اور بلجیم میں برابر پیشقدمی کر رہی ہیں

سروی فوج پھر اپنے پایہ تخت بلغراد میں داخل ہو گئی ہے۔

سرویہ کا بادشاہ بلغراد میں مع اپنے شاہزادوں کے فوجی شان و شوکت سے داخل ہوا۔

سروی اطلاع سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سرویوں کے پاس ساٹھ ہزار آسٹروی قیدی ہیں۔ اور سروی علاقہ اب آسٹرین سپاہ سے صاف ہو گیا ہے۔

سرویہ میں آسٹروی سپاہ کی شکست پر ہنگری اور آسٹریا میں برہمی کے آثار پیدا ہو گئے ہیں

اہل ہنگری جرمن افسروں کو اس شکست کا باعث قرار دیتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اپنی مدد کے لئے سرویہ سے تین آسٹروی لشکر منگوالئے تھے۔ اور اس طرح سرویہ میں آسٹروی فوجوں کی کمی انکی شکست کا باعث ہوئی۔

ایمسٹرڈم کا تار مظہر ہے۔ کہ متحدہ سپاہ کے ہوابازوں نے پھر مقام فری برگ پر گولے پھینکے

بخارسٹ اور صوفیہ میں جرمن گماشتے رومانیوں اور بلغاریوں کو اپنی حمایت کے لئے ابھارنے میں مصروف ہیں

اخبار ڈیلی میل لنڈن کا نامہ نگار قاہرہ (مصر) لکھتا ہے۔ کہ انگریزوں سے لڑنے پر عرب سپاہی رضامند نہیں ہیں

اخبار ٹائمز لنڈن کا نامہ نگار دارالسلطنت روس سے لکھتا ہے۔ کہ روس کے باشندے جنگ کے سخت خلاف ہیں

گورنمنٹ بلجیم کو معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمنوں نے بلجیم کی پراونشل کونسلوں کو حکم دیا ہے کہ ڈیڑھ کروڑ پونڈ تاوان جنگ کی ادائگی کا انتظام کریں۔

جرمن اخبارات لکھتے ہیں کہ بیوٹر کوٹ (پولینڈ) کی جنگ میں ڈاکٹر وان بتھمن ہالوگ وزیر اعظم جرمنی کا بیٹا سخت مجروح ہو کر روسی فوج کے ہاتھ گرفتار ہو گیا ہے۔

جرمن سپہ سالار اعظم وان مولٹکے کی بجائے جنرل وان فالکن ھین مقرر ہوا ہے۔

جنرل وان مولٹکے ابھی اسقدر تندرست نہیں ہوا۔ کہ میدان جنگ میں جا سکے۔

لوڈز کے معرکوں میں روسیوں کا ۳۰ ہزار آدمیوں کا نقصان ہوا ہے۔

روسیوں نے پولینڈ میں پھر اپنی حالت کو مضبوط کر لیا ہے۔ اور وہ اپنے مورچوں کو درست کر کے جرمن حملوں کو پسپا کر رہے ہیں۔

کراکو کے جنوب میں سخت لڑائی ہو رہی ہے

روسیوں کی اطلاع سے منکشف ہوتا ہے۔ کہ جرمن وسچولا کی سپاہ کو مزید کمک پہنچا رہے ہیں تاکہ وارسا کو فتح کر لیں۔

روسیوں کی مراسلت مظہر ہے۔ کہ جرمن علاقہ ملاوا میں سرحد کی طرف پسپا کر دئے گئے۔ دریائے وسچولا کے بائیں کنارے پر جرمنی کے سخت حملوں سے روسی کسقدر پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوئے

بنگال میں ڈکیتیاں۔ کلکتہ ۱۹ دسمبر کی خبر ہے۔ کہ دو اہم ڈکیتیوں کی خبر آئی ہے۔ جن میں سے ایک ضلع ہوگلی میں واقع ہوئی۔ اور دوسری کھلنہ میں وقوع میں آئی۔ دونوں واردوتوں میں ڈاکوؤں نے زور و جبر کا استعمال کیا۔ اور بہت سا مال و اسباب لے کر بھاگ گیا۔

پیسہ اخبار لکھتا ہے۔ کہ سنا ہے۔ دفتر اخبار سنسار لاہور اور یونین سٹیم پریس کے ساتھ ہی خالصہ اخبار لاہور کے دفتر کی بھی ردبندی کی گئی تھی۔

سنو پنڈت ہری لال شرما ایڈیٹر اکاخبار سنسار کے گھر کی تلاشی جاری ہے

سردار چندا سنگھ وکیل نابینا فیروز پور کو چیف کورٹ پنجاب نے فہرست وکلا سے خارج کر دیا ہے۔ وکیل کے خلاف مسٹر باسورتھ سمتھ کے مقدمہ میں بدعنوانی کیلئے

AsliAhleSunnet.com

۷ صفر ۳۲ھ

مومیائی

۱۵/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق و دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جریان ہا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بوڑھے بچے۔ جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیجا سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی۔

قیمت

فی چھٹانک ۱۲؁ دو چھٹانک ۲۰؁ یا ۱ روپیہ ۸ آنہ ۲ سیر بخت سے مع محصولڈاک

ممالک غیر سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب احمد بنارسی کلکتہ سے رقمطراز ہیں:۔ میں نے گذشتہ سال ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی۔ جس سے خدا کے فضل سے بہت فائدہ ہوا۔ مہربانی فرما کر بہت جلد ایک چھٹانک مومیائی وی پی ارسال فرما دیں۔ (۲؍ نومبر ۱۹۱۳ء)

جناب صاحب زادہ صاحب موضع جھگڑا ضلع بستی سے تحریر فرماتے ہیں عرصہ ہوا آپ کے کارخانہ سے مومیائی طلب کی گئی۔ بہت فائدہ ہوا۔ آپکی مومیائی فی الحقیقت لاجواب قابل قدر ہے۔ مہربانی کر کے آپ ایک چھٹانک مومیائی بصیغہ ویلو بہت جلد بنام مولانا عنایت رضا صاحب ناظم مدرسہ اسلامیہ روانہ کر دیں۔ غالباً آپکو خیال ہو گا کہ میں کئی دفعہ منگا چکا ہوں (۱۳؍ نومبر ۱۹۱۳ء)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر (پنجاب)

تیرھویں صدی ہجری کے مجدد

۱۲/۸؁

حضرت مولانا اسمٰعیل صاحب شہید کے پیشوا حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی کے نادر حالات۔ مفید واقعات و مکتوبات

جو اتباع سنت حضرت سرور کائنات میں آدم ثانی تھے۔ لیکن جن کو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی زیارت نصیب ہوئی جن کو غیب سے قرآن شریف عطا کرتے تھے۔ جن کی سواری کے جانور حرام غذا نہ کھاتے تھے۔ جب وہ نواب امیر خاں والئی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے تو انگریزی سپہ سالار فوج آپ کے ہمراہ دشمن کے دستہ میں آ گیا۔ اور جنگ سے تائب ہوا۔ جن کے درشن کرنے آتے تو مرید و دست بیعت ہو جاتے۔ جن کی دعا دینے سے شیعہ عالم سنی ہوا۔ جن میں خود حضرت سرور کائنات روحی فداہ سے نصیحت پا کر رفض سے تائب ہوا۔ جن کی دعا سے بدولت انہیں اور کسبیاں تائب ہو کر نیکوکار ہو گئیں۔ ہندو مالدار مسلمان ہو گئے۔ اسی ضمن میں مولانا شہید کے مفید حالات اور مولانا عبدالحی کے حالات مذکور ہیں۔ جو نہایت مفید اور سراپا نصیحت ہیں۔ علمائے کرام کے لئے عموماً اور صوفیائے عظام کے لئے خصوصاً یہ زاد راہ ہے۔ کاغذ اعلیٰ۔ چھپائی نہایت اعلیٰ۔ اصلی قیمت ۲؁ رعایتی ۸؁

تربیت اولاد ۸؁ تربیت اولاد کے مسئلہ پر حکیمانہ بحث۔ اور بچوں کی جسمانی۔ اخلاقی اور روحانی نشوونما کی سہل اور کارآمد تدبیریں۔

الایمان ۴؁ اس کتاب میں نہایت فلسفیانہ طریق سے بتایا گیا ہے۔ کہ مسلمانوں کا ایمان از روئے قرآن کریم کیا ہے۔ اور اس میں کیا کیا داخل ہے اور کیا کیا خارج ۶؁

المرأة المسلمة ۱؁ مصر کے نامور فاضل فرید وجدی آفندی کی علامانہ تالیف کا اردو ترجمہ و تلخیص جس میں علمی۔ تاریخی۔ اجتماعی۔ عمرانی۔ اور فلسفی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ بے پردگی عورتوں کے طبعی فرائض کے خلاف اور فطرت کے مخالف ہے۔ قابل دید ۸؁

سوانح عمری مولانا روم ۱؁ اس کتاب میں مولانا روم کی علمی زندگی کے نتیجہ خیز واقعات فلسفہ تاریخ کی روشنی میں لکھے گئے ہیں۔ اور فلسفہ و علم کلام میں ان کے عظیم الشان کارناموں پر نہایت وسیع تبصرہ کر کے دکھایا ہے۔ کہ مغربی خیال کے مطابق جس علم کلام کی آج کل زمانہ کو ضرورت ہے۔ اور فلسفہ جدید کے جو مسائل آج یورپ کی ایجاد سمجھے جاتے ہیں۔ مولانا روم ہی اس کے بانی ہیں۔ اور مثنوی معنوی ہی ... ... مصنفہ علامہ شبلی

حیات خسرو ۱۲؁ حضرت امیر خسرو دہلوی کو اہل زبان خسرو شعرا مانتے ہیں۔ وہ فارسی لٹریچر کے مجتہد اور ایک خاص طرز کے موجد تھے۔ کا ہی تحریریں۔ وغیرہ نامور ان عجم کو ان کے اجتماع پر ناز ہے۔ ہندی اور سنسکرت میں بھی وہ یگانہ روزگار رہتے۔ اور ہماری زبان اردو کی بنیاد انہی سے پڑی ہے۔ اس کتاب (حیات خسرو) میں ان کے واقعات زندگی پر ہر پہلو سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور ان کے کلام کے ہر صنف کا مکمل نمونہ پیش کیا گیا ہے۔ نہایت دلکش اور دلچسپ سوانح عمری ہے۔ ۱۲؁

ملنے کا پتہ منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈھاب کھٹیکاں

فاتح قادیان ۳؁ یعنی اس مناظرہ کی روئداد جو لدھیانہ میں مولانا ابوالوفا اور اللہ دتا ملتانی کا ہوا۔ جس میں مولانا نے فتح پا کر تین سو روپیہ ...

اسلام اور علمائے فرنگ ۱؁ اسلام کی عظمت۔ صداقت اور فضیلت پر یورپین عالموں۔ فاضلوں۔ مورخوں کی آراء کا مجموعہ ۳؁

AsliAhleSunnet.com

کتاب خیر الاسلام تائید زینت الاسلام پنجابی نظم

ایک کم فہم بدعتی ملاں نے زینت الاسلام کا رد لکھا تھا۔ اس رد کی تردید میں یہ کتاب ۲۴۶ صفحات میں بہ تقطیع ۲۲×۲۹ طبع ہوئی ہے۔ قیمت قریب لاگت [illegible] مع محصول [illegible] بدعات مروجہ کا خوب رد مع تبع کیا گیا ہے۔ شائقین سنت نبوی پتہ ذیل سے طلب فرمادیں۔

عبد اللہ از مہم [illegible] ضلع حصار

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

کرنب [illegible]

دافع جریان و احتلام

ان [illegible] کا علاج کثرت احتلام دور ہوجاتا ہے ضعف دماغ اور سرعت کو رفع کرنے کے علاوہ منی کے بڑھانے اور گاڑھا کرنے میں ان سے بہتر کوئی دوائی نہیں قیمت عمر

طلا - اس کے استعمال سے وہ امراض جو کہ جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں ۱۴ دن کے اندر دور ہو جاتے ہیں۔ اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آ جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے فربہی درازی اور قوت [illegible] حسب دلخواہ حاصل ہو جاتی ہے قیمت [illegible]

تپ لرزہ - اس دوائی سے تپ لرزہ خواہ کیسا ہی پرانا اور سخت کیوں نہ ہو۔ دو تین خوراک کے استعمال سے دور ہو جاتا ہے۔ قیمت ۱۲

شربت دافع بواسیر خونی

بواسیر خونی کے دفع کرنے میں اکسیر و مجرب ہے فی اونس عم

منیجر شفاخانہ یونانی چشمہ [illegible] گوجرانوالہ

سرمہ آسمانی

سیاہ موتیا و [illegible]

یہ سرمہ [illegible] تمام [illegible] میں اکسیر ہے۔ جیسے دھند [illegible] پانی جانا۔ نزول الماء کا خوف۔ جالا۔ کدورت و غبار یا جلد جلد دکھنے آ جانا۔ لال ڈورے پیدا ہونا وغیرہ سب میں فائدہ دیتا ہے حکمی ہے۔ قیمت مع محصول ڈاک [illegible]

فی تولہ [illegible] عکس [illegible]

(نوٹ) ادویہ چشم کے ہمراہ مزاج وطبع [illegible] حال بتلا کر کوئی خوراکی دوا بھی طلب کرنا چاہئے۔

(دیگر) شفاخانہ ہذا میں جملہ امراض کے لئے ادویہ مرکب بہم پہنچانے کا انتظام کیا گیا ہے۔

الو داؤد عبد اللہ سند یافتہ مدرسہ طبیہ دہلی

مالک دواخانہ شفاخانہ بہت [illegible]

تیرھویں صدی ہجری کے مجدد

یعنے حضرت مولینا سید احمد صاحب بریلوی کے حالات و مکتوبات مرتبہ مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری [illegible] سنت حضرت سرور کائنات [illegible] جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمی زیارت نصیب ہوئی جن کو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے [illegible] کے جانور حرام غذانہ کھاتے تھے جب وہ نواب امیر علی خان والئی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے۔ تو انگریزی سپہ سالار [illegible] کے ہمراہ دشمن کے کمپ میں آ گیا اور جنگ سے تائب ہو گیا جن کے دشمن آپ کو قتل کرنے آتے تو مرید و دست بیعت ہو جاتے جن کے خادم کو ہمیشہ غیب سے [illegible] عالم رویا میں [illegible] نصیحت پاکر [illegible] جن کی دعا سے دیا [illegible] اور کسبیاں تائب ہو کر نیکوکار ہو گئیں جن جمع ہوگئے۔ تو راستے میں انگریزوں نے انکی دعوت دی۔ جن کی مخالفت سے بڑے بڑے ہوشیار حیران ہو گئے جن [illegible] دیکھ کر مسلمان ہوا غرض اس بزرگ کے حالات و کرامات سننے ہوں تو [illegible] صفحہ کی کتاب منگا کر ملاحظہ فرماویں قیمت [illegible] محصول ڈاک [illegible]

عاجز

[illegible]

صوفی [illegible] بہاؤ الدین

ضلع گجرات

[illegible] دو جلد [illegible]

[illegible] قیمت [illegible]

صحیح بخاری و صحیح مسلم کی قیمتیں

تخفیف رعایت

یکم صفر ۱۳۳۳ھ سے آخر ربیع الآخر تک

[illegible]

صحیح بخاری مترجم حاشیہ شدہ ہشت پارہ [illegible] قیمت [illegible] رعایتی قیمت مجلد کی [illegible] باجلد [illegible] پارہ اول

صحیح مسلم مترجم حاشیہ کردہ [illegible] پایہ کی کتاب ہے۔ اصلی قیمت ۵ر رعایتی [illegible]

دیوان الفرقان منظوم مصنفہ مولوی عبد الحی صاحب [illegible] موضع کلاس والا اصلی قیمت [illegible] رعایتی [illegible]

پس اب مسلمانوں کو مناسب ہے کہ فوراً درخواستیں بھیجکر کتابیں منگا لیں۔ کتابیں بذریعہ وی پی پیکٹ ارسال ہونگی محصول ڈاک وغیرہ ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر

نور محمد عبد الرحمن تاجران کتب دینیہ شہر

فیروز پور دروازہ ملتان

الانصاف فی حق الاحناف - احناف کے جواب میں قیمت ۳ر

البرہان العجائب - فاتحہ خلف الامام کے ثبوت میں از مولانا بشیر احمد سہسوانی ۴ر

ایک گاسید [illegible] شرعی [illegible] انڈیلولوس

اس کتاب میں تمام [illegible] الفقہ کے مصادر اور ان کی انگریزی درج ہے۔ سکولوں اور کالجوں کے طالب علموں کے لئے بہت مفید ہے۔

[illegible]

AsliAhleSunnet.com